سید وصی امام
سید عابد حسین زیدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید وصی امام
سید عابد حسین زیدی

ناشر

کتاب کی شناخت

نام کتاب	: طول عمر اور وسعت رزق کے (۱۰۰) سو مجرب نسخے
جمع و ترتیب	: سید وصی امام، سید عابد حسین زیدی
ناشر	: پیغام وحدت اسلامی
کمپوزنگ	: البا سط گرافکس
تعداد اشاعت	: دو ہزار
مطبع	: ایکس پینڈ ر پرنٹرز۔ ناظم آباد، کراچی فون: 6606211۔
طبع	: سوم
سال طبع	: ۲۰۰۳ء
قیمت	:

ملنے کا پتہ

مدرسة القائم

A-50، انچولی سوسائٹی، بلاک نمبر 20، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

فون: 0320-4092535، 0303-6210170، 6366644

رزق اور عمر میں کمی کے اسباب ۹۵

سورہ مبارکہ مدثر کی آیت نمبر ۳۸ میں ارشاد ہوا ہے

"كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ"

"ہر جان اپنے اعمال کی گروی ہے"۔

اور سورہ مبارکہ طور کی آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد ہوا ہے

"كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ"

"ہر شخص اپنے ہاتھوں کے کئے میں گرفتار ہے"۔

دار دنیا میں ہر فرد سے جو بھی عمل سرزد ہوتا ہے اس کا ایک ردعمل اس کے سامنے آموجود ہوتا ہے۔ دراصل دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے عمل اور ردعمل کا نتیجہ ہے۔ اسلام نے عمل یعنی کام کو عبادت قرار دیا ہے اور کام نہ کرنے والوں کو قابل نفرت سمجھا ہے اور عمل (کام) میں صالح کی شرط لگائی یعنی انسان "عمل صالح" بجا لائے۔ اور عمل صالح کا ردعمل انسان کے لئے دنیا و آخرت کی سعادت بہم پہنچاتا ہے۔ اور اگر عملِ صالح نہ ہو تو اس کے ردِعمل میں انسان پستی کا شکار ہوتا ہے اور اس کی گواہی اسلامی تعلیمات میں موجود ہے۔

صرف دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی انسان کے عمل کا ردِعمل جنت یا دوزخ کی صورت میں اس کے سامنے ہوگا اور خداوند عالم نے ان کے لئے پہلے

ے کوئی آگ یا جنت تیار کر کے نہیں رکھی ہے انسان اپنے عمل کے ذریعے جنت یا دوزخ حاصل کرتا ہے۔

جیسا کہ احادیث میں ہے کہ انسان کی قبر میں سانپ، بچھو، کتے، درندے وغیرہ ہوں گے تو یہ کوئی درندے نہیں ہیں انسان کے بُرے اعمال کی حقیقی شکل ہے جو اس کے عمل کے ردعمل کے طور پر مجسم ہو کر قیامت تک اس کی قبر میں ہم نشین رہتے ہیں اور قیامت تک اس کے لئے بیماری بن کر اذیت دیتے رہیں گے۔

حضور اکرم کا فرمان ہے:

"لِکُلِّ داءٍ دواء."

"ہر بیماری کی دوا ہے۔"

دعائے کمیلؒ میں امیر المومنینؑ کے الفاظ اس کا ثبوت ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"میرے معبود! میرے ان گناہوں کو معاف فرما جو دعاؤں کو قبولیت سے روکتے ہیں، ان گناہوں کو معاف فرما جو نعمتوں کے زوال کا سبب ہیں، میرے مولا ان گناہوں کو معاف فرما جو بلاؤں میں مبتلا کرنے کا باعث ہیں۔"

یعنی انسان کے کچھ کام (اعمال) نعمتوں کے زوال کا باعث ہیں، کچھ کام دعاؤں کی قبولیت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اب صرف یہ دیکھنا ہے کہ کونسا عمل کس بیماری کا سبب ہے اب اگر اس سبب والے عمل کو ختم کیا جائے تو بیماری خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ صرف شرط یہ ہے کہ تشخیص درست کی جائے۔

ادارہ پیغامِ وحدتِ اسلامی کی کتب میں اکثر ایسے امراض کی نشاندہی کر کے اس کے علاج کے نسخے بھی درج کیے گئے ہیں جیسے حُبِّ دنیا کا مرض اور اس کا علاج، تکبر کا مرض اور اس کا علاج، گھر کو جنت بنانے کے چودہ نسخے، اسی طرح کتابِ حاضر "طولِ عمر اور وسعتِ رزق کے سو مجرّب نسخے" قرآن کریم، احادیثِ رسولؐ اور ارشاداتِ آئمہ معصومینؑ کی روشنی میں لکھی گئی ہے ہر نسخے کی تائید قرآن وسنت سے ہوتی ہے۔ خداوندِ عالم نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی جس کا کوئی علاج نہ ہو۔

آخر میں ہم خداوندِ عالم سے دعا کرتے ہیں کہ علمائے حق کی تعداد اور توفیقات میں اضافہ فرمائے اور انھیں اپنے حفظ وامان میں رکھے اور مومنین کو ان سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

مولانا سید ذوالفقار علی زیدی

امام جمعہ مسجد مصطفےٰؐ، عباس ٹاؤن

پیش لفظ

پیغمبرؐ اسلام فرماتے ہیں کہ

''افسوس بالائے افسوس اس کے لئے ہے جو اپنے بچوں کو تو فراوانیٔ رزق میں چھوڑ آئے اور خود اللہ کے حضور برائیاں لے کر پیش ہو۔''

''جو تمام لوگوں سے زیادہ مال دار بننا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مال کی نسبت خدا کی عطا پر زیادہ بھروسہ رکھے۔''

''اے فرزندِ آدم! تیرے پاس گزر اوقات کا رزق موجود ہے لیکن تو اس رزق کا طالب ہے جو تجھے سرکش بنا دے۔''

''خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے رزق حلال طلب کیا اور اپنے باطن کی اصلاح کی اور اپنے ظاہر کو سنوارا اور اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھا۔''

''جو شخص قرآن پڑھتا ہے اس کے لئے فقر و فاقہ نہیں اور قرآن کے علاوہ کوئی تونگری نہیں ہے۔''

''جہل سے بڑھ کر کوئی احتیاج نہیں ہے۔''

''ہر اُمّت کی ایک آزمائش ہے اور میری اُمّت کی آزمائش مال و دولت ہے۔''

''تونگری کثرتِ مال کا نام نہیں دل کی تونگری (دوسروں کے لئے دل میں زیادہ گنجائش) کا نام ہے۔''

''بہترین رزق وہ ہے جو (ضرورت کی) کفایت کرے۔''

''تیرے مال میں سے تیرا حصّہ فقط وہ ہے جسے تو نے کھا کر فنا کیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ دے کر اسے آگے روانہ کر دیا۔''

''طلبِ رزق میں اعتدال کا خیال رکھو اس لئے کہ تمھارے

حصے کا رزق تمھاری نسبت تم کو زیادہ ڈھونڈتا ہے اور جو رزق
تمھارے مقدر میں لکھا ہی نہیں چاہے جتنی کوشش کرو اُسے
پا نہ سکو گے۔"

رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا:
"قیامت کے دن میری اُمت کے ایک گروہ کو اللہ تعالیٰ پر لگا دے گا
اور وہ اپنی قبر سے نکلتے ہی اُڑ کر جنت میں چلے جائیں گے اور وہاں نعمات
الٰہی سے لطف اندوز ہوں گے۔ ملائکہ اُن سے پوچھیں گے کہ کیا تم نے
حساب دیکھا، کہیں گے نہیں، پھر فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ کیا تم پل
صراط سے گذرے وہ کہیں گے نہیں ہم نے نہ تو حساب دیکھا نہ ہی پل صراط
پھر فرشتے پوچھیں گے کہ کیا تم نے جہنم دیکھی ہے وہ کہیں گے کہ نہیں ہم نے تو
کچھ بھی نہیں دیکھا۔

تو اس وقت ملائکہ پوچھیں گے کہ تم کس نبی کی اُمت ہو۔ یہ جواب دیں
گے کہ ہم حضرت مصطفیٰؐ کے اُمتی ہیں۔ ملائکہ کہیں گے کہ خدا کے واسطے ہمیں
یہ بتاؤ کہ تم نے کونسا ایسا عمل کیا جس کی وجہ سے محشر کی ہولناکیوں سے بچ گئے
ہو تو وہ جواب دیں گے۔ ہمارے اندر دو ایسی خصلتیں تھیں جن کی وجہ سے اللہ
نے کرم کرتے ہوئے ہمیں اس منزلت پر فائز کیا ہے۔
پہلی یہ کہ جب ہم خلوت (تنہائی) میں ہوتے تو اللہ کی نافرمانی کرتے

ہوئے ہمیں حیا آتی تھی۔

دوسرا یہ کہ ہم اپنے مقدر کی کمی بیشی پر راضی رہتے تھے تو اس وقت ملائکہ کہیں گے کہ واقعی پھر یہ تمہارا حق ہے۔"

حضرت ابوذرؓ سے فرمایا کہ:

"اے ابوذرؓ! چار چیزیں صرف مومن ہی کو نصیب ہوتی ہیں ان میں سے ایک قلتِ مال ہے۔"

"جو شخص چار چیزیں پا کر خوش ہوگا وہ بوقتِ موت غمگین ہوگا۔

۱۔ جو شخص لمبی عمر کی وجہ سے خوش ہوگا، وہ بوقتِ موت غمگین ہوگا۔

۲۔ جو گھر کی کشادگی کی وجہ سے خوش ہوگا، وہ بوقتِ موت غمگین ہوگا۔

۳۔ جو حرام کھا کر خوش ہوگا، وہ حساب کے وقت غمگین ہوگا۔

۴۔ جو نافرمانی کر کے خوش ہوگا، وہ عذاب کے وقت غمگین ہوگا۔

مولا امیر المومنین علی ابن ابی طالب فرماتے ہیں کہ:

"بیٹا حسنؑ! سب سے بڑی دولت عقلمندی ہے اور سب سے بڑی غربت حماقت ہے۔"

علماء ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''ہم نے چار چیزیں طلب کیں لیکن وہ نہ مل سکیں اور ہم نے انھیں اُن کے برخلاف چار دوسری چیزوں میں پایا۔

۱۔ ہم نے دولت مندی کو مال میں طلب کیا لیکن اُسے قناعت میں پایا۔

۲۔ ہم نے بلندی و بڑائی حسب ونسب میں تلاش کی لیکن اسے تقویٰ میں پایا۔

۳۔ ہم نے راحت کو کثرت مال میں تلاش کیا لیکن اسے قلتِ مال میں پایا۔

۴۔ ہم نے نعمت کو لباس و غذا میں تلاش کیا لیکن اسے تندرست جسم میں پایا۔''

رسولِ اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''رزق کے متعلق لوگوں کے پانچ نظریات ہیں۔

۱۔ جو سمجھتا ہے کہ رزق کمائی کے ذریعے ملتا ہے اللہ کی طرف سے مقرر نہیں ہے ایسا شخص کافر ہے۔

۲۔ جو سمجھتا ہے کہ رزق کا تعلق محنت اور خدا دونوں سے ہے ایسا شخص مشرک ہے۔

۳۔ جو یہ سمجھتا ہے کہ رزق خدا کی طرف سے ہے اور محنت حصول رزق کا سبب ہے اور وہ محنت کرنے میں تذبذب میں ہے کہ آیا اسے رزق ملے گا یا نہیں تو ایسا شخص منافق ہے۔

۴۔ جو سمجھتا ہے کہ رزق اللہ کے سبب سے ہے اور محنت اس کا سبب ہے محنت

کی وجہ سے خدا کی نافرمانی کرتا ہے ایسا شخص فاسق ہے۔

۵۔ جو رزق کو اللہ کی جانب سے سمجھتا ہے محنت کو حصول رزق کا ذریعہ سمجھ کر پوری جدوجہد کرتا ہے مگر خدا کے فرائض بھی صحیح سرانجام دیتا ہے ایسا شخص خالص مومن ہے اور اس کے رزق میں حرام کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔"

ادارہ

پیغام وحدتِ اسلامی

رزق اور عمر میں اضافہ کے اسباب

نمبر۱

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور اُس کے رزق میں وسعت ہو تو وہ ماں باپ سے اچھا سلوک کرے کیونکہ اُن سے اچھا سلوک کرنا اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔''

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

''اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ خدا آپ کی عمر بڑھا دے تو آپ کو چاہیے کہ والدین کو خوش رکھیں۔''

اچھے سلوک میں یہ شامل ہے کہ:

(۱) ...... اُن کو کبھی ناراض نہ کریں۔

(۲) ...... اگر وہ ناراض ہو جائیں تو جب تک وہ راضی نہ ہو جائیں تو چین سے نہ بیٹھیں۔

(۳)...... کبھی بھی ان کے مقابلے میں بیوی یا دوسروں کی علی الاعلان حمایت نہ کریں۔

(۴)...... کبھی اُن کو ڈانٹنے کی جرأت نہ کریں۔ اور نہ ہی نظرِ غضب ان پر ڈالیں۔

(۵)...... اُن کی مادّی ضروریات اور نفسیاتی ضروریات کا خیال رکھیں۔

(۶)...... اُن کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کریں۔

(۷)...... اُن کی معاشرتی حیثیت آپ کی حیثیت سے کمتر نہ ہو۔

(۸)...... اگر وہ انتقال کر گئے ہوں تو اُن کے لئے دعائے خیر اور نیک اعمال انجام دیجے اور ان کے قضا واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔

(۹)...... اگر ممکن ہو تو صحیفۂ کاملہ میں امام سجادؑ کی والدین کے حق میں دعا بمعہ ترجمہ اکثر پڑھا کریں۔

(۱۰)...... مرنے کے بعد بھی انھیں یاد رکھیں۔

حضورِ اکرمؐ فرماتے ہیں کہ:

"مرنے کے بعد ان کے لئے نمازیں پڑھے، اُن کے گناہوں کی بخشش کی دعا مانگے، اُن کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرے، اُن کے دوستوں کا احترام کرے اور ان کے رشتہ داروں سے میل ملاقات رکھے۔"

نیک لوگوں کی سرداری :

آپؐ ہی کا ارشادِ گرامی ہے کہ

''بروز قیامت نیک لوگوں کا سردار وہی ہوگا جو والدین کے مرنے کے بعد بھی ان کے ساتھ نیک سلوک کرے۔''

امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ

''جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ خداوند عالم اُس پر موت کی سختی کو آسان کر دیں اُسے چاہیئے کہ اپنے ماں باپ کے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔''

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ:

''تم اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو (تاکہ) تمھاری اولاد تمھارے ساتھ نیکی کرے۔''

رسول اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ

''میں اور علیؑ دونوں اس اُمت کے باپ ہیں۔''

جس طرح جسمانی والدین کو اذیت دینے کے بارے میں جس عذاب کا تذکرہ کیا گیا ہے روحانی باپ کی نافرمانی کی سزا اس سے ہزاروں گنا زیادہ سخت ہے۔

حضرت امام رضا نے ایک مرتبہ اپنے اصحاب سے فرمایا:

''کیا تم کو بُرا نہیں لگے گا کہ ماں باپ ناراضگیوں کی بناء پر کہیں کہ یہ میری اولاد نہیں ہے۔''

حاضرین نے کہا:

''ہمیں ضرور بُرا لگے گا۔''

آپؑ نے فرمایا:

''روحانی ماں باپ تمھارے ماں باپ سے افضل ہیں لہٰذا انھیں اس بات کا موقع نہ دو بلکہ اُن کے فرزند ہونے کا شرف حاصل کرو۔''

رسول اکرمؐ اور امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ:

''حج کا بجالانا فقر (و تنگدستی) کو دور کرتا ہے۔''

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں کہ:

''حج کرو مالدار ہو جاؤ گے۔''

مولائے متقیان علیؑ ابن ابی طالب فرماتے ہیں کہ:

''بیت اللہ کا حج اور عمرہ فقر کو دور کرتے ہیں، گناہوں کا کفارہ ہوتے ہیں اور جنت میں جانے کا موجب ہوتے ہیں۔''

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص تین حج کرے گا وہ کبھی فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔''

اسحاق ابن عمار فرماتے ہیں کہ: میں نے امام جعفر صادق کی خدمت میں عرض کیا کہ:

''میں نے اپنے آپ کو اس بات پر راضی کر لیا ہے کہ میں ہر سال ضرور حج پر یا تو خود جاؤں یا پھر اپنے مال سے کسی رشتے دار کو حج پر بھیجوں۔''

تو امام نے فرمایا:

''کیا تم نے اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔''

میں نے عرض کیا: جی ہاں!

تو امام نے فرمایا: ''اگر تم نے ایسا کیا تو یقین جانو کہ تمھارا مال زیادہ ہو جائے گا۔'' یا فرمایا ''تمھیں مال کے زیادہ ہو جانے کی خوشخبری ہو''۔

پیغمبرؐ اسلام نے ایک خطبہ کے دوران فرمایا:

''خداوند عالم (حج کے لئے خرچ ہونے والے) ہر درھم کے بدلے میں دس لاکھ درھم (۱۰،۰۰،۰۰۰) اور ہر دینار کے عوض دس لاکھ دینار دے گا۔''

امام رضا فرماتے ہیں کہ:

''حج و عمرہ، فقر و گناہوں کو ایسے محو کرتے ہیں جس طرح آگ کی بھٹی، لوہے کے زنگ کو برطرف کرتی ہے۔''

تحفہ نمبر ۳

صلۂ رحمی

(رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنا اور ان کے حقوق ادا کرنا)

رشتے داروں سے نیکی:

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ:

”رشتے داروں سے نیکی اخلاق کو سدھارتی ہے، ہاتھ کو تخی بناتی ہے، نفس کو پاکیزہ کرتی ہے، رزق کو زیادہ کرتی ہے اور عمر کو بڑھاتی ہے۔“

پیغمبرِ اسلام فرماتے ہیں کہ:

”کچھ لوگ فاسق و فاجر ہوتے ہیں اور نیک نہیں ہوتے لیکن وہ صلۂ رحمی (رشتے داروں سے نیکی) کرتے ہیں، جس کی وجہ سے اُن کے اموال بڑھتے ہیں اور عمریں زیادہ ہوتی ہیں اگر وہ لوگ نیکوکار اور بھلائی کرنے والے ہوں تو پھر کیا ہی کہنا۔“

ایک اور مقام پر رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ:

''رشتے داروں کے ساتھ نیکی کرنے سے شہر آباد ہوتے ہیں اور عمروں میں اضافہ ہوتا ہے۔''

امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص مجھے صلۂ رحمی کی ضمانت دے میں اُس کو اہل خانہ کی محبت، کثرتِ مال، طولِ عمر اور جنت میں داخلے کی ضمانت دیتا ہوں۔''

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

''کوئی عمل عمر کو زیادہ نہیں کرتا مگر صرف صلۂ رحم یہاں تک کہ اگر کسی کی عمر میں صرف تین سال باقی رہ گئے ہوں اور وہ صلۂ رحم بجالائے تو خدا اس کی عمر میں اضافہ کر کے تیس سال کر دیتا ہے اور اگر کسی کی عمر ۳۳ سال باقی رہی ہو اور وہ قطع رحمی کرے تو خدا اس کی عمر سے ۳۰ سال کم کر دیتا ہے اور فقط تین سال باقی رہ جاتے ہیں۔''

حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ:

''بیشک جب تمام خاندان ایک جگہ جمع ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے ہوں چاہے وہ فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہوں خدا اُن کی روزی وسیع کر دیتا ہے اور جس اہل خاندان نے ایک دوسرے سے دوری اختیار کی ہو اور قطع رحم کے مرتکب ہوں تو خدا اُن کو محروم کر دیتا ہے چاہے وہ متقی و پرہیزگار ہی کیوں نہ ہوں۔''

نسخہ نمبر ۴

ہر وقت باوضو رہنا عمر بڑھاتا ہے:

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں کہ:

''طہارت کو کثرت سے اختیار کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری عمر بڑھاوے۔'' (یعنی اگر وضو توڑنے والی کوئی چیز لاحق ہو جائے تو دوبارہ وضو کر لیا جائے)۔''

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:

''مکمل طریقے سے وضو کرو، اللہ تمھاری عمر میں اضافہ کرے گا۔'' (مکمل طریقے سے مراد ہے کہ تمام مستحبات کے ساتھ وضو کیا جائے) وضو کرنے سے فقر اور تنگدستی سے بھی نجات مل جاتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ:

''حالت وضو میں مرنے والا شخص شہید مرتا ہے۔''

ایک روایت کے مطابق:

''اگر کوئی شخص بغیر وضو سو جاتا ہے تو اس کا بستر قبر کی مانند ہے جس پر وہ مردار کی طرح لیٹتا ہے۔''

''ہر وقت باوضو رہنے سے انسان گناہوں سے بھی بچا رہتا ہے۔''

وضو کے مستحبات:

(۱) ...... دوران وضو سورۂ قدر کی تلاوت کرنا۔

(۲) ...... وضو کی مستحب دعائیں دوران وضو پڑھنا۔

(دیکھیے توضیح المسائل)

(۳)...... وضو کا برتن دائیں طرف ہو۔

(۴)...... مکمل خشوع و خضوع اور توجہ سے وضو کرنا۔

(۵)...... کم سے کم پانی سے وضو کرنا۔ ایک مد یعنی تین پاؤ پانی سے وضو کرنا مستحب ہے۔

نسخہ نمبر ۵

گناہوں کو ترک کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا

آپ سوچیں کہ مال، عزت، صحت، راحت، غرض دنیا کی ہر نعمت اللہ تعالیٰ کے خزانے میں ہے!

معاذ اللہ کیا دنیا کی کوئی نعمت اللہ کے قبضہ قدرت سے خارج ہے؟

کیا آپ کسی کو راضی کئے بغیر اس کے خزانے سے کچھ حاصل کر سکتے ہیں؟

کسی انسان کے خزانے سے تو اس کو راضی کئے بغیر کچھ نکالنے کی صورتیں ممکن ہیں، چوری کرلیں، ڈاکہ ڈال لیں یا کسی ایسے شخص سے سفارش لے آئیں کہ اس کے خوف سے صاحب خزانہ آپ کو کچھ دینے پر مجبور ہو جائے۔

مگر ظاہر ہے کہ اللہ کے ہاں تو یہ تدبیریں نہیں چل سکتیں، نہ وہاں کسی کی چوری اور ڈاکے کی مجال اور نہ کسی ایسی سفارش کا احتمال جو اللہ تعالیٰ کو مجبور کردے۔

جب تک آپ انہیں راضی نہیں کر لیتے اُن کے خزانے سے کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتے۔ ایک علاقے کے معمولی تھانیدار کی مخالفت سے جینا دوبھر ہو جاتا ہے تو سوچئے کہ پوری کائنات کے پروردگار کی نافرمانی کر کے زندگی کتنی مشکل ہوگی۔

جبھی پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے کہ:

"ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا و نحشرهٗ یوم القیامة اعمیٰ ہ قال رب لم حشرتنی اعمیٰ و قد کنت بصیرًا ہ قال کذالک اتتک ایتنا فنسیتها ۚ وکذالک الیوم تنسی ہ وکذالک نجزی من اسرف ولم یؤمن بایت ربه ؕ ولعذاب الاخرة اشد و ابقی ہ"

(سورہ طٰہٰ آیت نمبر ۱۲۴)

"اور جو شخص میری اس نصیحت سے انکار کرے گا تو اُس کے لئے تنگی کی زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اُس کو اندھا اُٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے رب! آپ نے مجھے اندھا کر کے کیوں اُٹھایا؟ میں تو آنکھوں والا تھا تو ارشاد ہوگا کہ تیرے پاس ہمارے احکام پہنچے تھے پھر تم نے کچھ خیال نہیں کیا اور اس طرح اس شخص کو ہم سزا دیں گے جو حد سے

گذر جائے اور اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان نہ لائے اور واقعی آخرت کا عذاب بڑا سخت اور دیرپا ہے۔"

ان آیات میں پروردگار عالم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ جس نے میرے ارشادات سے روگردانی کی اور میرے احکام کی تعمیل نہ کی اور نافرمانی کی اور گناہوں میں مبتلا رہا اُس پر نہ صرف اس دنیا کی زندگی کو تنگ رکھوں گا بلکہ آخرت میں بھی اُسے اندھا اُٹھاؤں گا۔

ایسی جگہ سے رزق ملے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو:

ارشادِ خداوندی ہے کہ

"ومن يتق الله يجعل له مخرجا و يرزقه من حيث لا يحتسب ومن يتوكل على الله فهو حسبه."

"اور جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے (گناہوں سے بچتا ہے) اللہ اُس کے لئے نجات کی راہ نکال دیتا ہے اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے گا تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔"

(سورہ طلاق آیت نمبر ۲)

پریشانی سے نجات:

پیغمبرِ اسلام ارشاد فرماتے ہیں:

"میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اُس پر عمل کریں

تو وہ پریشانی سے نجات کے لئے انہیں کافی ہو جائے۔"

اس کے بعد حضورؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

"ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا"

"اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے ہر کام میں آسانی کر دے گا۔"

اللہ آپ کی حالت دیکھ رہا ہے:

کیا خدا کو علم نہیں کہ اس بندے کے پاس رزق کی تنگی ہے۔ اس کو فلاں مرض ہے، اس کو فلاں پریشانی ہے۔ آپ کی ضروریات، آپ کی حاجات، آپ کی تکلیفیں اور جو کچھ حالات گزر رہے ہیں وہ محبوب حقیقی دیکھ رہا ہے، سب کچھ اس کی نظر میں ہے (وعینا اللہ ناظرہ الینا) اللہ کی آنکھ آپ کو دیکھ رہی ہے اور ان کو آپ سے محبت بھی ہے اور ان کو ہر تکلیف، پریشانی اور تنگی زائل کرنے پر قدرت بھی ہے اور ایک مہربان ماں کی طرح جب آپ سوتے ہیں تو وہ نگہبانی کرتا ہے، جب آپ گناہ کرتے ہیں تو وہ مہربانی کرتا ہے، جب آپ بھوکے ہوتے ہیں تو وہ مہمانی کرتا ہے۔

ایسے کریم کی فرمانبرداری کر کے تو دیکھئے جب اتنے گناہوں کے بوجھ کے ساتھ وہ آپ کا اتنا خیال رکھتا ہے تو اپنی نافرمانی سے اجتناب اور اپنی فرمانبرداری سے آپ کی پریشانیاں کیوں نہ دور کرے گا۔

آپ کے سارے کام آسان ہو جائیں گے:

جب خود پروردگار عالم نے فرمادیا ہے کہ:

"جو شخص بھی تقویٰ اختیار کرے گا ہم اُسے ایسی جگہ سے روزی دیں گے جہاں اُس کو گمان بھی نہ ہوگا اور اُس کے سب کاموں کو آسان کریں گے۔"

مصیبت ٹالنے کے راز:

آپ کا کوئی دوست روزانہ آپ کے پاس آکر آپ کا دل بہلاتا ہو اور پھر وہ کسی مصیبت میں پھنس جائے اور کسی وجہ سے نہ آئے تو اگر آپ واقعی اُس کے دوست ہیں تو فوراً اس کی مصیبت کو ٹالنے کی کوشش کریں گے کہ وہ پھر آتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے بندے کی آہ وزاری، مناجات اور اللہ اللہ کرنا محبوب ہے۔ جب بندہ کسی مصیبت میں پھنستا ہے تو جلدی اُس کی مصیبت ٹال دیتا ہے تاکہ میرا بندہ پھر میرے حضور میں آئے جلدی سے مصیبت ٹالنے کا راز دوستی ہے۔ تو اللہ تقویٰ کی برکت سے اپنے دوستوں کا کام آسان کر دیتا ہے۔

ارشادِ ربُّ العزت ہے کہ:

"اگر لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم اُن پر زمین وآسمان کی طرح طرح کی برکتیں کھول دیتے۔"

تقویٰ سے زندگی نہایت پُر لطف ہو جاتی ہے:

ارشاد باری ہے کہ:

''جو شخص بھی نیک عمل کرتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت جب کہ وہ مومن ہوں ہم اُن کو نہایت صاف ستھری اور پُر لطف زندگی عطا کریں گے۔''

تقویٰ کی برکت سے اس شخص کی اولاد تک نفع پہنچتا ہے:

قرآن میں حضرت موسیٰؑ و خضرؑ کے واقعہ سے بیان ہوا ہے کہ:

''خضرؑ نے موسیٰؑ سے کہا کہ میں نے جو وہ دیوار بلا اُجرت درست کر دی وہ یتیم بچوں کی تھی جو شہر میں رہتے ہیں اور اُس دیوار کے نیچے اُن کا خزانہ گڑھا ہوا ہے اور اُن کا باپ صالح آدمی تھا (وکان ابوھما صالحا)۔ پس خدا کو یہ منظور ہوا کہ یہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ یہ سب خدا کی مہربانی کی وجہ سے ہے۔''

اس واقعے سے معلوم ہوا اُن لڑکوں کے مال کی حفاظت کا حکم اس سبب سے تھا کہ اُن کا باپ ایک متقی اور صالح شخص تھا۔ سبحان اللہ نیکو کاری اور تقویٰ کے آثار نسلوں میں چلتے ہیں۔ آج کل لوگ اولاد کے لئے طرح طرح کے سامان اور جائیداد وغیرہ چھوڑنے کی فکر میں رہتے ہیں سب سے زیادہ کام کی

جائیداد دینا یہ ہے کہ خود نیک کام کریں تاکہ اُس کی برکت سے اولاد بلاؤں سے محفوظ رہے۔

نسخہ نمبر ۶

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ:

''نیکی اور صدقہ فقر و فاقہ کو بھگا دیتے ہیں، عمر کو زیادہ کرتے ہیں اور ستر قسم کی برائیوں کو دور کرتے ہیں۔''

اور فرمایا:

''کوئی شک نہیں کہ صدقہ ستر قسم کی دُنیاوی بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ جس میں بُری موت بھی شامل ہے یقین جانو کہ صدقہ دینے والا کبھی بھی بُری موت نہیں مرتا۔''

(بقول علماء، بُری اموات میں سے ایک جوانی کی موت ہے)

بُری موت سے حفاظت:

رسولؐ خدا فرماتے ہیں:

''اللہ صدقہ کے ذریعے ستر قسم کی بُری اموات کو دفع کر دیتا

ہے۔ بیماری کو دعا اور صدقہ سے بھی بھگایا جا سکتا ہے۔''

ایک اور مقام پر رسولؐ فرماتے ہیں:

''صدقہ دیا کرو، اس سے تمھیں وافر مقدار میں رزق ملے گا۔''

صدقے سے متعلق چند اہم امور کی وضاحت:

(۱) ...... صدقہ کھلم کھلا اور مخفی دونوں ہی طور پر دینا چاہئے:

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ فرماتے ہیں:

''کھلم کھلا صدقہ دینا بُری موت سے بچاتا ہے اور مخفی طور پر صدقہ دینا گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

(۲) ...... صدقہ کی چند معنوی اقسام کی طرف توجہ دینا بھی ضروری ہے:

مثلاً

(الف) رسول اللہؐ نے فرمایا:

''لوگوں کو اذیت دینے سے باز رہو کیونکہ یہ تمھاری جان پر تمھاری طرف سے صدقہ ہے۔''

(ب) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا بھی صدقہ ہے۔

(ج) علم کو پھیلانا بھی ایک صدقہ ہے۔

(د) لوگوں کے کام آنا اور اُن کی مدد کرنا۔

(ر) اچھی گفتگو کرنا۔

(۳)...... صرف صدقہ دینا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ اُس صدقے کو باطل ہونے سے بچانا بھی ضروری ہے:

کیونکہ چند اعمال صدقہ کو باطل کردیتے ہیں اور اس کے ثواب اور فائدوں کو ختم کرسکتے ہیں۔

رسول اکرم فرماتے ہیں:

''بہن بھائی اور پھر جس قدر قریب سے قریب ہوں، قریبی رشتہ دار کو صدقہ دینا دُگنے اجر کا باعث ہے۔''

روایت میں ہے:

''وہ صدقہ ہی نہیں ہے کہ اپنے غریب رشتہ داروں کو محروم کرکے دوسروں کو دیا جائے۔''

صدقہ میں مستحق کو یہ بتانا ضروری نہیں ہے کہ صدقہ دیا جارہا ہے بلکہ بغیر یہ بتائے کہ یہ صدقہ ہے، دیا جاسکتا ہے۔

صبح اور رات سونے سے پہلے صدقہ دینے کی بہت تاکید ہے۔

صدقہ کے تمام فوائد حاصل ہونے کے لئے اس کا مستحق کے ہاتھ تک پہنچنا ضروری ہے۔ صرف پیسوں کو صدقہ کے طور پر الگ کردینا یا دراز میں ڈال دینا کافی نہیں۔

اگر کسی مستحق کا ملنا ممکن نہ ہو یا آپ صدقہ جمع کر کے ایک ساتھ دینا چاہ رہے ہوں تو مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک طریقے کو اختیار کر کے صدقہ کے ثواب و دیگر فوائد کو حاصل کر سکتے ہیں۔

.... مستحق کو ایک رقم بطور قرض دے دیں اور وقتِ صدقہ ایک مخصوص رقم اس قرض میں سے معاف کرتے رہیں۔

.... غریب سے اجازت لے لیں کہ آپ صدقہ نکال کر ایک جگہ جمع کر کے ایک ساتھ اُس تک پہنچا دیں گے۔

ان امور کا خیال رکھنے سے صدقے کا ثواب اور فوائد اُسی وقت حاصل ہو جاتے ہیں۔

عام مستحب صدقات، غیر سیّد بھی سیّد کو دے سکتا ہے۔ فقط واجب صدقات مثلاً صدقہ (فطرہ) یا صدقہ (زکوٰۃ) سیّد، غیر سیّد سے نہیں لے سکتا۔ لیکن عام صدقات سیّد، غیر سیّد سے بھی لے سکتا ہے۔

صدقہ غیر مستحق یا غنی کو بھی دیا جا سکتا ہے:

صدقہ کے لئے مستحق کو دینے کا ثواب سب سے زیادہ ہے لیکن صدقہ غیر مستحق یا غنی کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ اور اس سے بھی فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔

"جب کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً صدقہ دیجئے تا کہ اُس غلطی کا ازالہ ہو جائے۔" (حضرت لقمانؑ)

صدقہ کے دیگر فقہی مسائل کے لئے علماء یا فقہ کی مفصل کتابوں کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔

صدقہ دینے کا ثواب:

"صحت مند کو صدقہ دینے کا ثواب ۷ گنا اور طالب علم کو صدقہ دینے کا ثواب ۷۰۰ گنا اور مردہ عزیزوں کے لئے صدقہ دینے کا ثواب ۱۰۰،۰۰۰ گنا ہے۔"

(جناب رسولؐ خدا)

صدقہ کو باطل ہونے سے بچانا بھی ضروری ہے:

قرآن میں پروردگار عالم فرماتا ہے:

"یا ایھا الذین امنو لا تبطلو اصدقا تکم بالمن والاذیٰ."

"اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت کے ذریعے باطل نہ کرو۔"

احسان جتانے سے مراد یہ ہے کہ:

۱۔ یہ خیال پیدا ہو جائے کہ اُس نے صدقہ لینے والے پر احسان کیا ہے۔

۲۔ دوسروں کے سامنے اُس کا اظہار کرے۔

۳۔ صدقہ لینے والے سے اپنی تعظیم و فرمانبرداری کی امید رکھے۔

۴۔ اگر صدقہ دینے کے بعد، صدقہ لینے والے سے کوئی خلاف ادب بات

سرزد ہو جائے تو اس سے ناراض اور بد دل ہو جائے۔

اذیت دینے سے صدقہ کے باطل ہونے سے مراد یہ ہے کہ:

۱۔ صدقہ لینے والے کو سرزنش اور ملامت کرے۔

۲۔ اُس کے راز کو افشاء کرے۔

۳۔ اُس کو دیکھ کر بُری صورت بنائے۔

۴۔ اُس کی صحبت سے عار رکھے۔

۵۔ اپنے آپ کو اُس سے بلند مرتبہ جانے۔

صدقہ دینے کے آداب:

(۱) ...... ضرورت مند کے اپنی ضرورت ظاہر کرنے سے پہلے اس کو عطا کرے کیونکہ اگر سوال کرنے کے بعد عطا کیا جائے گا تو وہ اُس آبرو کی قیمت ہوگی جو لی گئی ہے احسان کامل نہ ہوگا۔

(۲) ...... جیسے ہی دل میں صدقہ دینے کا سوال پیدا ہو فوراً دے دیا جائے اور سمجھ جائے کہ اس وقت شیطان اُس سے غافل ہے اور فرشتے نے اُس کے دل میں گذر کیا ہے۔ اس موقع کو غنیمت جانے اور ارادے کو پورا کرے۔

(۳) ...... نیک وقت اور نیک زمانے میں صدقہ دینے کا ثواب اور زیادہ ہے۔ مثلاً روز عید غدیر، اوّل و آخر ماہ رمضان وغیرہ۔

(۴) ...... صدقہ کو پوشیدہ طور پر دینا کہ ریاکاری سے اطمینان رہتا ہے۔

(۵) ...... صدقہ لینے والے کا ممنون ہو کہ حقیقتاً اُس نے صدقہ قبول کر کے اُس پر احسان کیا ہے۔

(۶) ...... صدقہ دینے کے بعد اُس کے ہاتھ کو بوسہ دے کہ چوتھے امام زین العابدینؑ کی سنت بھی یہی تھی اور وجہ اُس کی یہ ہے کہ لینے والے کا ہاتھ نائبِ دستِ خدا ہے کیونکہ جو کچھ فقیر کو دیا جاتا ہے پہلے خدا تک پہنچتا ہے۔

(۷) ...... اپنے ہاتھ کو فقیر کے ہاتھ سے بلند نہ کرے بلکہ اپنا ہاتھ نیچے کھلا رکھے تاکہ فقیر خود اٹھالے۔

(۸) ...... صدقہ دیتے وقت فقیر سے تواضع اور فروتنی سے پیش آئے۔

(۹) ...... جو چیز صدقے میں دی جائے ایسی ہو کہ لینے والے کے لئے خفت اور شرم کا باعث نہ بنے۔

(۱۰) ...... اگر اسے قبول کرنے سے شرم آتی ہو تو صدقے کو ہدیہ اور تحفہ قرار دے۔

(۱۱) ...... اگر اُس کی طبیعت بالمشافہ اور براہ راست لینے کو پسند نہ کرتی ہو تو کسی دوسرے کے ہاتھ بھیج دیں۔ اس طرح ہر وہ طریقہ جو اُس کی شان گھٹائے ہرگز اختیار نہ کریں۔

(۱۲) ...... جو کچھ راہِ خدا میں دیا ہو اُس کو بزرگ اور بڑا نہ سمجھے۔

(۱۳) ...... جو کچھ راہِ خدا میں دیا جائے وہ اپنے تمام مال میں سب سے بہتر اور سب سے زیادہ عزیز ہو اور حرمت اور شبہ سے پاک ہو۔

کیونکہ خدا پاک ہے اور وہ سوائے پاک کے کسی چیز کو قبول نہیں کرتا۔ اور جو چیز کم درجے کی ہو اس کا دینا خلاف ادب ہے۔

کیونکہ خداوند عالم بھی فرماتا ہے:

"انفقو امن الطیّبات ما کسبتم"

"پاکیزہ چیزوں کو خرچ کرو جن کو تم حاصل کرو"

(۱۴)...... جو چیز فقیر کو دی جائے تو اس سے دعا کی خواہش کرے کیونکہ فقیر کی دعا، دینے والے کے حق میں مستجاب ہوتی ہے۔

(۱۵)...... صدقہ دینے میں استحقاق کا خیال رکھے۔ بدکار کو نیکوکار پر مقدم نہ رکھیں۔ بے ہنر نادان کو اہل ہنر اور عقلمند پر ترجیح نہ دیں۔ پہلے ضعیفوں کی دستگیری کی کوشش کریں۔ زخمی عضو موجود ہونے کے باوجود تندرست عضو پر مرہم نہ رکھیں۔

(۱۶)...... ترتیب فقراء کا خیال کریں۔ اہل تقویٰ، علماء اور رشتے داروں کو مقدم رکھیں۔

(۱۷)...... ایسے رشتے دار جو آپ سے دلی بغض رکھتے ہوں انہیں صدقہ دینا باوجود مخالفت نفس کے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

(۱۸)...... صحت و تندرستی و مالداری میں صدقہ دینا نہ کہ صرف اس وقت جب مریض موت میں مبتلا یا جاں بلب ہو۔

(۱۹)...... صدقے کے بجائے قرض حسنہ دے کیونکہ امام صادق فرماتے

ہیں کہ صدقہ کا ثواب دس حصے اور قرض حسنہ کا ثواب پندرہ حصہ
ہے۔اس کو ضائع نہ کرو۔

نمبر ۷

تسبیح جناب فاطمۃ الزہراؑ کا پڑھنا:

"تسبیح جناب فاطمۃ الزہراؑ کا پڑھنا بھی فقر و فاقہ کو دور کرتا ہے۔"

اس تسبیح کے چند فوائد:

اس تسبیح کے چند اور فوائد بھی روایات میں بتائے گئے ہیں:

(۱) ...... یہ تسبیح ایک ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

"ہر روز حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی تسبیح کا ہر نماز کے بعد بجالانا میرے نزدیک روزانہ ایک ہزار رکعت نماز ادا کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔"

(۲) ...... تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"جو شخص واجبی نماز کے بعد حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی تسبیح

بجالائے اور وہ اس حال میں ہو کہ اس نے ابھی دائیں ہاتھ
کو بائیں پر سے اٹھایا بھی نہ ہو، اس کے تمام گناہ معاف
کر دیے جاتے ہیں۔"

(۳) ...... اس تسبیح کے پڑھنے کا شمار، ذکرِ کثیر کرنے والوں میں ہوگا۔

(۴) ...... ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

"جو شخص رات کو سونے سے پہلے حضرت فاطمہ زہراؑ کی تسبیح
پڑھے تو ان مردوں اور عورتوں میں سے شمار ہوگا جو اللہ تعالیٰ کو
بہت زیادہ یاد کرتے ہیں اور انہوں نے (واذکراللہ ذکراً
کثیراً) اللہ کا ذکر زیادہ کیا کرو کے مطابق عمل کیا ہے۔"

(۵) ...... کان کی بیماریوں اور امراضِ درد سے نجات ملتی ہے۔

"جسمانی بیماریوں خاص طور پر کان کی بیماریوں اور امراضِ
درد سے نجات ملتی ہے۔" (امام جعفر صادقؑ)

(۶) ...... "تسبیح پڑھنے والے کا میزانِ عمل بھاری ہو جاتا ہے۔"
(امام جعفر صادقؑ)

(۷) ...... "یہ تسبیح خوشنودیٔ خدا کا باعث ہے۔" (امام محمد باقرؑ)

(۸) ...... "اس تسبیح سے شیطان دور ہوتا ہے۔" (امام محمد باقرؑ)

(۹) ...... "یہ تسبیح جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔" (امام جعفر صادقؑ)

(۱۰) ...... "بدبختی سے نجات دلاتی ہے۔" (امام جعفر صادق)

(۱۱) ...... سونے سے پہلے اس کو پڑھنے سے تمام رات عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

آداب و شرائط تسبیح جناب فاطمہ زہراؑ

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ اس عظیم تسبیح کو لوگ تیز تیز اور بے توجہی سے پڑھتے ہیں۔ جس سے پتا چلتا ہے کہ وہ اس تسبیح کو عادت کے طور پر پڑھ رہے ہیں۔ اس کے پڑھنے میں کوئی لذت محسوس نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے وجود میں اس کا کوئی اثر پاتے ہیں۔ لہٰذا اس تسبیح کو چند شرائط و آداب کے ساتھ بجالانا ضروری ہے۔

(۱) ...... تسبیح پڑھتے وقت حضور قلب ہو۔ کیونکہ حضور قلب اور توجہ ہر عبادت کی قبولیت کی بنیادی شرائط میں سے ہے۔ اس شرط کے پورا نہ ہونے سے انسان اُس کی برکات اور آثار سے بہرہ مند نہیں ہوسکتا اگر صرف تسبیح کے الفاظ زبان پر ہوں اور خود اُس کی توجہ اِدھر اُدھر اور وہ خود غفلت کے سمندر میں غوطہ زن ہو تو گویا وہ اللہ کی بارگاہ سے فرار ہوئے شخص کی مانند ہوگا لہٰذا مکمل توجہ اور ارتکاز سے اس تسبیح کو انجام دینا چاہئے۔

(۲) ...... اس تسبیح کو نماز کے بعد بلافاصلہ انجام دینا چاہئے۔ یعنی کوشش کرے کہ سلام کے بعد تشہد والی حالت ہی میں اس کو شروع کر دیا جائے۔

(۳) ...... تسبیح کے دوران بات چیت نہ کرے۔

(۴) ...... اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔

(۵) ...... روبقبلہ ہو کر ہی اس تسبیح کو انجام دے۔

(۶) ...... اسے موالات (پے در پے اور بغیر وقفہ) کے انجام دیا جائے۔

امام جعفر صادقؑ کے فرزند محمد بیان کرتے ہیں کہ:

''امام جعفر صادقؑ، تسبیح فاطمہؑ کو متصلاً ادا فرماتے تھے اور اسے درمیان میں کسی شے سے قطع نہیں فرماتے تھے۔''

(۷) ...... تسبیح کو خوشی کے ساتھ انجام دیا جائے۔

(۸) ...... خاص طور پر اس تسبیح کو تمام نمازوں کے بعد، سونے سے پہلے، پہلی ذی الحجہ کی رات کو ضرور انجام دیا جائے۔

(۹) ...... ''اُن اذکار تسبیح کو تسبیح کے ذریعے بجالائے اور افضل یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو تسبیح امام حسینؑ کی پاک تربت کی بنی ہوئی ہو کیونکہ اس کا ثواب عام تسبیح کے ستر ذکر کے برابر ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

(۱۰) ...... تسبیح عربی میں پڑھی جائے۔

(۱۱) ...... اپنے بچوں کو جس طرح نماز کی تاکید کی جائے اُس طرح تسبیح فاطمہؑ کی بھی تاکید کی جائے۔

(۱۲) ...... اس تسبیح کو بجالانے میں کوتاہی اور سُستی کو ترک کیا جائے۔

نسخہ نمبر ۸

پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنا

اس سے رزق اور عمر دونوں بڑھتے ہیں۔

رسولؐ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''ہمسایہ کو خوش کرنے والے کا گھر آباد اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔''

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:

''حُسنِ خلق اور حُسنِ ہمسائیگی شہروں کی آبادی اور عمر میں اضافہ کا موجب ہے۔''

امام صادقؑ کا ارشاد ہے کہ:

''ہمسایہ کو خوش کرنے والے کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔''

امام حسن مجتبیٰؑ سے روایت ہے کہ جس میں آپؑ نے فرمایا:

میں نے اپنی والدۂ گرامی کو ہر شب جمعہ دیکھا وہ ساری رات اللہ کی عبادت میں مشغول رہتی تھیں اس دوران میں سنتا تھا وہ ایک ایک مومن کا نام لے کر دعا مانگتی تھیں اور اس دعا میں اپنے لئے کوئی دعا نہ مانگتیں۔

ایک دن میں نے پوچھا؟

والدۂ گرامی! آپ دوسروں کے لئے تو دعا کرتی ہیں اپنے لئے کیوں

دعا طلب نہیں فرماتیں؟

تو فرمایا: بیٹا! الجار ثم الدار

پہلے ہمسایہ اور پھر اہل خانہ کا حق ہوتا ہے۔

ہمسایے کے مندرجہ ذیل حقوق کا خیال رکھئے:

...... اُس کو سلام کیجئے۔

...... اگر وہ اپنی پوشیدہ حالت ظاہر نہ کرنا چاہے تو آپ جستجو نہ کیجئے۔

...... بیمار ہو تو عیادت کے لئے جایئے۔

...... اس کی مصیبت میں تعزیت کے لئے جایئے اور غم میں اُس کا ساتھ دیجئے۔

...... اُس کی خوشی میں اسے مبارکباد دیجئے۔

...... اُس کے عیب کی اطلاع ہو تو اسے پوشیدہ رکھیئے۔

...... اُس سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہو تو معاف کر دیجئے۔

...... اگر وہ آپ کے گھر کی دیوار پر بوجھ رکھنا چاہے تو منع نہ کیجئے۔

...... گھر کا سامان اگر ادھار مانگے تو دریغ نہ کیجئے۔

...... اُس کے اہل وعیال کو نہ دیکھیے۔

...... جب تک اُس کے گھر کا دروازہ بند نہ ہو تو اُس سے غافل نہ ہویئے۔

...... اُس کی اولاد کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آیئے۔

...... بلحاظ دین و دنیا اُس سے گفتگو رکھیئے۔

...... اگر وہ کوئی مدد چاہے تو اُس کی مدد کیجئے۔

...... قرض مانگے تو قرض دیجئے۔

...... اپنا مکان ایسا نہ بنایئے کہ اُن کے گھر کی ہوا بند ہو جائے۔

...... کوئی عمدہ غذا لائیں یا پکائیں تو انھیں بھی بھیجئے۔

ہمسایہ کی شناخت عرفاً ہے یعنی جنہیں لوگ ہمسایہ کہیں۔ اور بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ اطراف کے چالیس گھر ہمسایہ شمار ہوتے ہیں۔

مولائے کائناتؑ فرماتے ہیں:

''جو اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کرے اُس کی خدمت کرنے والے زیادہ ہوں گے۔''

رسولِ اکرمؐ فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص گھریلو استعمال کی چیزیں اپنے ہمسایہ کو نہ دے گا وہ روزِ قیامت خدا کے احسان سے محروم ہوگا۔''

''جو شخص اپنے ہمسایہ کی زمین میں ایک بالشت زمین بھی خیانت (غصب) کرے گا خدا قیامت میں اس کی گردن میں ایک طوق باندھے گا۔''

''جس نے ہمسایہ سے جھگڑا کیا اُس نے مجھ سے جھگڑا کیا۔''

''ہمسایہ کو اذیت دینے والے پر خدا کی جنت کی خوشبو حرام، اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ کیسی بُری جگہ ہے۔''

نسخہ نمبر۹

کثرت سے تکبیر (اللہ اکبر) کہنا

وسعت رزق کے لئے نہایت مجرب ہے۔

شرط فقط یہ ہے کہ اس (اللہ اکبر) کو اعتقاد اور دل کی گہرائیوں میں جگہ دے کر کہے۔

امام صادق فرماتے ہیں:

''جب تم اللہ اکبر کہو تو سوائے خدا کے تمام چیزیں تمہاری نگاہ میں حقیر ہو جانی چاہئیں اور اگر انسان صرف زبان سے اللہ اکبر کہے لیکن اس کا دل کسی اور طرف مائل ہو تو وہ شخص جھوٹا اور مکار ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کی شیریں کلامی کی توفیق کو سلب کر لیتا ہے۔''

نسخہ نمبر۱۰

خدا کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا

مولائے کائنات فرماتے ہیں:

''کثرت شکر اور صلۂ رحم نعمتوں کو بڑھا دیتا ہے اور موت کو

دور کر دیتا ہے۔"

اور فرمایا:

"جسے شکر کی توفیق عطا ہوتی ہے وہ (نعمت میں) اضافے سے محروم نہیں ہوتا۔"

پھر فرماتے ہیں:

"اللہ ایسا نہیں ہے کہ کسی کے لئے شکر کا دروازہ تو کھول دے مگر اضافے کا دروازہ بند رکھے۔"

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ:

"خلوص دل کے ساتھ شکر ادا کر کے اپنے قلیل رزق کو کثیر میں تبدیل کر دو۔"

امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں:

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی چھوٹی یا بڑی نعمت عطا فرماتا ہے اور بندہ اس پر 'الحمد للہ' کہتا ہے تو (گویا) اُس نعمت کا شکر ادا کرتا ہے۔"

کیا فقط زبانی شکر ادا کرنا کافی ہے؟

مولائے کائنات ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"مومن کا شکر اُس کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے جب کہ منافق کا شکر صرف اس کی زبان کی حد تک ہوتا ہے۔"

مولا یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

''ہر نعمت کا شکر اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے میں ہے۔''

یہ بھی فرمایا کہ:

''نعمت میں مست ہونے کے بجائے اُس کے شکر میں مشغول ہو۔''

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ:

''جب تک بندوں کی طرف سے شکر کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا تو اللہ کی طرف سے نعمتوں کا سلسلہ بھی منقطع نہیں ہوتا۔''

لہذا خدا کی عطا کردہ نعمتوں اور صلاحیتوں کو اُس کی راہ میں خرچ کرنا بھی اصل شکر شمار ہوتا ہے۔ مثلاً

(۱) ...... مال و دولت کا شکر:

اگر خدا نے کسی کو مال و دولت سے نوازا ہے تو وہ اس مال کو خدا کے دین کی ترویج اور تبلیغ میں خرچ کرے، غریبوں کی امداد کرے، صاحبانِ علم کی کمک کرے، حج و عمرہ و زیارات، مسجد مدرسہ کے لئے وقف کردے۔

(۲) ...... صحت و تندرستی کا شکر:

اگر خدا نے کسی کو صحت و تندرستی دی ہے تو اِس صحت و تندرستی کو خدا کی اطاعت میں خرچ کرے، عبادتیں انجام دے۔

(۳)...... تعلقات کا شکر:

اگر کسی مومن کے تعلقات بہت ہیں تو دوسروں کی مدد کرے۔

(۴)...... زبان کا شکر:

زبان کا شکر حمد و تسبیح اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔

(۵)...... دل کا شکر:

تمام بندوں کے ساتھ بھلائی اور احسان کرنے کا ارادہ ہے۔

(۶)...... عقل کا شکر:

غور و فکر کرنا ہے۔

(۷)...... آنکھوں کا شکر:

علم کا حصول، قرأت قرآن و حدیث اور نامحرموں سے آنکھوں کی حفاظت ہے۔

(۸)...... سر کا شکر:

سر کا سجدے میں رکھنا ہے۔

جب انسان رکوع میں اللہ کے سامنے جھک گیا تو گویا آدھے جسم کا شکر ادا ہو گیا اور جب سجدے میں سر رکھ دیا تو پورے اعضاء بھی بچھ گئے اور سجدے میں پورا شکر ادا ہو گیا اس لئے اتنا قرب خدا بندے کو کہیں نہیں ملتا جتنا سجدے

میں ملتا ہے۔

مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ دیکھئے اگر کوئی حاجی آپ کو ٹوپی پہناتا ہے تو آپ بار بار اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ خدا آپ کو جزائے خیر دے آپ نے ہمیں مدینے کی ٹوپی پہنائی لیکن افسوس جس نے سر بنایا اس کا شکر ادا نہیں کیا اگر خدا سر نہ دیتا تو آپ ٹوپی کہاں رکھتے؟ کیا آپ گردن پر رکھتے؟

لہٰذا سر کا شکریہ، یہ ہے کہ سجدہ ادا کیجئے۔

(۹) ...... تمام نعمتوں کا شکر:

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

''نعمات کا شکر حرام کاموں سے پرہیز میں ہے۔''

حضرت داؤدؑ سے روایت ہے کہ انہوں نے پروردگار عالم سے کہا۔

''معبود میں تیرا شکر کیوں کر ادا کروں کیوں کہ نعمت کا شکر ادا کرنا خود دوسری نعمت ہے اور اس کا شکر بھی ضروری ہے۔''

تو اس کے جواب میں خدا نے وحی فرمائی کہ:

''(اے داؤد) جب تم نے یہ سمجھ لیا کہ جو بھی نعمت تم کو ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے تو تم نے میرا شکر ادا کر دیا۔''

یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ نعمت کے عطا کرنے والے کی قدر دانی کا نام شکر ہے اور اس قدر دانی کے آثار دل، زبان اور دیگر اعضاء و جوارح سے ظاہر ہوتے ہیں۔

زبان پر۔۔اس کے آثار حمد و ثناء و مدح کے عنوان سے ظاہر ہوتے ہیں۔

دل میں۔۔اس کے آثار خضوع، خشوع، محبت اور خشیت وغیرہ کی طرح ہوتے ہیں۔

اعضاء و جوارح میں۔۔اس کے آثار اطاعت اور مرضیٔ منعم کے مطابق اعضاء کا استعمال ہوتے ہیں۔

شکر کے آثار میں اس چیز (نعمت) کی زیادتی ہے کیونکہ ارشاد رب العزت ہے کہ:

"لئن شکرتم لازیدنکم"

"اگر تم نے میرا شکر کیا تو یقیناً میں اور زیادہ دوں گا۔"

نسخہ نمبر ۱۱

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

"جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے یا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اس گھر کی برکت بڑھتی ہے، فرشتے اس میں موجود رہتے ہیں، شیطان اس گھر سے بھاگتے ہیں اور اس گھر کی روشنی اہل آسمان کو اس طرح پہنچتی ہے جس طرح ستاروں کی روشنی اہل

زمین کو پہنچتی ہے اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا یا اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا، اس کی برکت کم ہو جاتی ہے فرشتے اس سے دور ہو جاتے ہیں اور شیاطین وہاں موجود رہتے ہیں۔"

آدابِ تلاوتِ قرآن:

تلاوتِ قرآن کے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کے لئے قرآن کے مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے:

(۱) ...... قرآن کے حروف کو چھونے سے پہلے باوضو ہونا ضروری ہے۔ اور باوضو ہونے سے تلاوتِ قرآن کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے۔

(۲) ...... مکمل خشوع و خضوع سے تلاوت کریں اس سے بڑھ کر توجہ و ارتکاز کی کوئی اور چیز نہیں ہے۔

(۳) ...... تلاوتِ قرآن کی نیت خوشنودیٔ خدا اور دین کی سمجھ ہو ایسی تلاوت کا اجر فرشتوں، اللہ کے نبیوں اور اُس کے رسولوں کے لئے مقرر ہے (جنابِ رسولؐ خدا)۔

(۴) ...... گھر میں باآوازِ بلند تلاوت کی جائے اس کے اثرات گھر کے تمام افراد پر ہوتے ہیں اولاد بھی قرآن پڑھنے اور سیکھنے کی طرف راغب ہوتی ہے بلکہ اُن کے ہمسایہ بھی اس کا اثر قبول کرتے ہیں۔

(۵) ...... اچھی اور خوبصورت آواز میں تلاوتِ قرآن کی جائے۔

(۶) ...... قرآن کو صحیح عربی مخارج کے ساتھ پڑھیں۔

(۷) ...... روزانہ کم از کم پچاس آیات ضرور تلاوت کریں۔

(۸) ...... نماز فجر کے بعد، رات کو سونے سے پہلے یا فارغ اوقات میں تلاوت قرآن سے غافل نہ ہوں۔

(۹) ...... غور وفکر اور تدبر کے ساتھ تلاوت ہو۔ بہتر ہے کہ قرآن کریم سے پانچ یا دس آیات بمع ترجمہ وتفسیر کے سونے سے پہلے پڑھنے کی عادت ڈال لیں۔

(۱۰) ...... بہتر ہے کہ تلاوت قرآن کا ثواب اپنے والدین، رشتے داروں، مرحومین بلکہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کو ہدیہ کریں۔ امام موسیٰ بن جعفرؑ فرماتے ہیں کہ ''اس کا ثواب اس صورت میں ملے گا کہ وہ ان ہستیوں کے ہمراہ قیامت میں محشور کیا جائے گا۔''

واضح رہے کہ دیگر مستحبات کی طرح تلاوت قرآن کا ثواب زندہ لوگوں کو بھی ہدیہ کیا جا سکتا ہے مثلاً والدین یا اُن لوگوں کو جن کے حقوق میں ہم سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہو مثلاً غیبت وغیرہ۔

(۱۱) ...... قبلہ رُخ ہو کر تلاوت کی جائے کہ قبلہ رُخ ہونے سے دل وجان پر اثر انداز ہوتی ہے اور دل میں انکساری پیدا ہوتی ہے۔

نصیحت نمبر ۱۷

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

"جب رزق میں کمی واقع ہونے لگے تو اللہ سے استغفار کرو۔"

ایک اور مقام پر مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ:

"جو شخص توبہ کے بارے میں ٹال مٹول سے کام لے کر اپنے آپ کو دھوکا دے اس پر موت کے اچانک حملے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔"

توبہ کرنے والوں کی کئی نشانیاں روایت میں بتائی گئی ہیں:

...... سچی توبہ کرنے والا حرام کاموں سے پرہیز کرے گا۔

...... طلب علم میں حریص ہو جائے گا۔

...... جس طرح دودھ دوبارہ تھنوں میں نہیں جاتا اسی طرح وہ بھی دوبارہ گناہ نہ کرے گا۔

توبہ کے بھروسے پر گناہ کرتے رہنا انتہائی سنگین غلطی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے اُس کے پاس مرہم ہو اور وہ اُس کے بھروسے پر اپنی انگلیاں جلا لے۔ ایسی آگ پر ہرگز دلیری نہیں کی جا سکتی جو اس دنیاوی آگ سے

ہزاروں درجہ زیادہ تیز اور گرم ہو۔

خدا کی رحمت و احسان کا تقاضا تو یہ تھا کہ اُس سے متاثر ہو کہ اطاعت و فرمانبرداری زیادہ کرے نہ کہ گستاخی اور نافرمانی کی جائے۔ جب کہ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی کسی کے ساتھ احسان کرتا ہے تو وہ اور زیادہ محبت اور اطاعت کرتا ہے نہ کہ مخالفت اور سرکشی۔

ہمت کر کے ایک ایک گناہ چھوڑتے جائیے۔ ایک قاعدہ یہ ہے کہ جب انسان ایک گناہ چھوڑتا ہے تو سب گناہ اُس سے چھوٹ جاتے ہیں۔

توبہ سے باز رکھنے کے چند اسباب اور رکاوٹیں یہ ہیں:

پہلی رکاوٹ: علمِ دین کا حاصل نہ کرنا۔

جب ہمیں گناہوں کی تفصیل ہی معلوم نہیں اور توبہ گناہ ہی سے ہوتی ہے تو توبہ کیونکر ہوگی۔ لوگوں کو علم سے اس قدر اجنبیت ہوگئی ہے کہ اگر کوئی عالم ہمارے سامنے ہمارے افعال کا گناہ ہونا بیان کرتا ہو تو سُن کر سخت تعجب ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ علمِ دین حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

دوسری رکاوٹ: گناہوں کو ہلکا سمجھنا۔

اس کی علامت یہ ہے کہ گناہ کر کے اُن کا دل بُرا نہیں ہوتا۔ جس طرح اگر کسی شخص کو جو شراب نہ پیتا ہو دھوکے میں کوئی شراب پلا دے تو اُس کے دل کو کتنا صدمہ ہوتا ہے لیکن جن لوگوں کو عادت ہوگئی ہو اور عادت ہو جانے کی

وجہ سے اُس کو خفیف سمجھ لیا ہو جیسے غیبت کرنے یا گانا سن لینے سے دل بُرا نہیں ہوتا اور گناہ کے خفیف ہونے کا ایک سبب تو یہ ہے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس گناہ کی ہم کو کیا سزا ملے گی اور کتنا عذاب ہوگا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ کتبِ اخلاق سے عذاب سے ڈرانے والی احادیث اور شوقِ اطاعت دلانے والی احادیث کا مطالعہ کیا جائے۔

گناہ کرتے کرتے ہماری عادتِ ثانیہ ہوگئی ہے کہ اس سے ذرا بھی طبیعت میلی اور بوجھل نہیں ہوتی۔ بعض اوقات اگر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو تعجب سے پوچھا جاتا ہے کہ نجانے ہم سے کون سا ایسا گناہ سرزد ہوگیا تھا جس کی پاداش میں ہم پر یہ مصیبت نازل ہوئی۔

قارئین کرام سخت تعجب ہے کہ کوئی وقت ہمارا گناہ سے بچا بھی ہے بلکہ عقل اور انصاف کی رو سے اگر کوئی نعمت ملے تو سخت تعجب کرنا چاہئے کہ ہم جیسے گناہ گاروں سے نہ معلوم کون سی نیکی ہوگئی ہے کہ جس پر یہ انعام ملا ہے۔

اس کا علاج یہ بھی ہے کہ گناہ کی عادت ختم کی جائے۔ مثلاً غیبت کا گناہ چھوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمت کرکے ایک ہفتے تک زبان کو غیبت کرنے سے اور کان کو غیبت سننے سے بند رکھا جائے۔ جب ایک ہفتہ گزر جائے تو انشاءاللہ آپ دیکھیں گے غیبت کرنا تو درکنار، غیبت سننا پہاڑ معلوم ہوگا۔

بہرحال اگر اتنی ہمت نہ ہو کہ آپ گناہ چھوڑیں تو توبہ کرنے سے بھی ہمت نہ ہاریں بلکہ جو گناہ ہو جائے اس کی توبہ ضرور کرلیں۔

تیسری رکاوٹ: یہ خیال کرنا کہ گناہ دوبارہ ہو جائے گا تو ایسی توبہ کا کیا فائدہ؟

اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے اور کوئی اُس کو یہ رائے دے کہ علاج سے کیا فائدہ؟ آخر پھر بھی احتمال ہے کہ بیمار ہو جاؤ گے تو وہ جواب دے گا کہ میاں اگر پھر بیمار ہو جائیں گے تو پھر علاج کر لیں گے۔ آئندہ کی بیماری کے خوف سے موجودہ بیماری کا علاج کیوں نہ کریں تو جو فتویٰ آپ کی عقل نے جسمانی مرض میں دیا ہے وہ فتویٰ روحانی امراض میں کیوں نہیں دیا جاتا؟

چوتھی رکاوٹ: اللہ غفور و رحیم ہے اس کے لئے ہمارے گناہ بخش دینا کیا مشکل ہے؟ بخش دے گا۔

یہ جواب جسمانی بیماریوں میں کیوں نہیں دیا جاتا کیا کوئی شخص ایسا بتلا سکتے ہیں کہ اُس نے اس خیال سے کہ خدا غفور و رحیم ہے ہمیں ضرور تندرست کر دے گا امراضِ جسمانی کا علاج نہ کیا اور خدا کی رحمت کے بھروسے پر زہر کھالیا ہو۔ خدا کے غفور و رحیم ہونے کے یہ معنی نہیں کہ زہر کھا جائیں اور وہ اثر نہ کرے، نہیں وہ ضرور اثر کرے گا اور خدا غفور و رحیم بھی رہے گا۔ اسی طرح گناہ کا بھی ضرور اثر ہوتا ہے لیکن اس سے خدا کے غفور و رحیم ہونے پر کوئی نقص نہیں آتا۔

پانچویں رکاوٹ: جنت یا دوزخ۔ تقدیر میں جو لکھی ہے مل کر رہے گی۔

ہم نے کسی کو نہیں دیکھا کہ جس نے تقدیر کے بھروسے پر کھانا کمانا چھوڑ دیا ہو کہ اگر تقدیر میں ہے تو یہ سب کام ہو جائیں گے۔

اسوقت لوگ کہتے ہیں کہ صاحب تقدیر تو حق ہے لیکن تدبیر بھی کرنی چاہئے۔
افسوس دنیاوی امور میں تو تدبیر کی ضرورت ہو اور دین کے کام میں تدبیر نہ ہو۔
حالانکہ آیات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رزق کی خدا نے ایک
حد تک ذمہ داری بھی لی ہے فرماتے ہیں کہ:

"وما من دآبۃٍ فی الارض الا علیٰ اللّٰہ رزقھا"

"زمین پر کوئی ایسا چلنے والا نہیں کہ جس کا رزق اللہ کے ذمہ
نہ ہو۔"

جب کہ آخرت کے بارے میں ذرا بھی ذمہ داری نہ لی بلکہ صاف کہہ دیا کہ:

"لیس للانسان الا ماسعیٰ"

"انسان کے لئے کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ جو کچھ اس
نے کوشش کی۔"

بلکہ اور فرمایا کہ:

"ومن عمل صالحا فلا نفسہٖ ومن اساء فعلیھا"

"جو شخص نیک عمل کرے گا اپنے فائدے کے لئے کرے گا
جو بُرا کام کرے گا تو اُسی پر وبال ہوگا۔"

بلکہ اس سے بڑھ کر بھی کہہ دیا:

"ایطمع کُل امرء منھم ان یدخل جنتہ نعیم کُلا"

"تو جب تک پاک نہ ہوں گے ہرگز جنت میں داخل نہ ہوں گے۔"

گناہوں کے چار گواہ ہوتے ہیں:

☆ ایک گواہ تو زمین ہے۔ جس پر گناہ ہوتے ہیں۔ (یومئذ تحدث اخبارھا)

☆ دوسرا گواہ۔ جن اعضاء سے گناہ ہوتے ہیں وہ گواہ بنتے ہیں۔ (الیوم نختم علیٰ افواھهم وتکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم بما کانو یکسبون)

☆ تیسرا گواہ نامۂ اعمال ہے۔ (واذ الصحف نشرت)

☆ چوتھا گواہ کراماً کاتبین ہیں۔ (کراماً کاتبین یعلمون ما تفعلون)

تو چار گواہ تیار ہو گئے لیکن توبہ ان چاروں کی گواہیاں ختم کر دیتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ:

"جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ملائکہ (کراماً کاتبین) کو بھی بھلا دیتا ہے اور جن اعضاء سے گناہ ہوا تھا ان اعضاء سے بھی بھلا دیتا ہے اور جہاں جہاں زمین پر گناہ ہوتے تھے زمین کے نشانات بھی مٹا دیتا ہے کہ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے گناہ پر گواہی دینے والا کوئی نہ ہوگا۔"

یہاں قابلِ غور نقطہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہوں کو مٹانے کے لئے ملائکہ کو بھی استعمال نہیں کیا بلکہ اپنی طرف نسبت فرمائی کہ انسی اللّٰہ (یعنی اللہ بھلا دے گا)۔

اُس کا راز کیا ہے؟ تا کہ فرشتے قیامت کے دن نہ کہیں تم تھے تو نالائق مگر ہم نے تمہاری خطاؤں کو مٹا دیا، فرشتوں کے اس احسان سے اپنے بندوں کو بچا لیا اور اپنے غلاموں کی آبرو رکھ لی۔

دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہیں گزرا جو کسی پھانسی کے مجرم کو معاف کر دے اور کہہ دے کہ اس کی جتنی فائلیں تھیں وہ بھی ختم کر دو۔ دنیا کے بادشاہ ایسا نہیں کرتے وہ اگر معاف کرتے بھی ہیں تو بھی اُن کے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی عدالتوں میں اُس کے جرم کا ریکارڈ محفوظ رکھا جاتا ہے۔

لیکن قربان ہو جائیں اُس پروردگار عالم پر کہ اپنے بندے کے گناہ کے تمام گواہ اور دستاویزات اور اُس کے جرائم کا تمام تر ریکارڈ اس کی توبہ پر ختم کر دیتے ہیں۔

یہاں پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ بندوں کا حق خدا کیسے معاف کر دے گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب پروردگار کسی بندے سے خوش ہو جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے تو اُس کے تمام فریقوں کے جن، جن کا حق ہو گا قیامت کے دن خود ادا فرمادے گا۔

دنیا میں بھی تو ایسا ہے کہ اگر کسی کا بیٹا نالائق ہو اور اُس کی فیکٹری فیل ہو گئی اور وہ مقروض ہو گیا مگر وہ جا کر اپنے باپ کو راضی کرلے، معافی مانگ لے اب اگر قرضے والے اس کو پریشان کریں گے تو باپ کہے گا خبردار میرے بیٹے کو کچھ نہ کہنا اس نے مجھے خوش کر دیا ہے، معافی مانگ لی ہے بتاؤ کتنا قرضہ

ہے، چیک بک اٹھا لائے گا اور سب کا قرض ادا کر دے گا۔

تو جب باپ کی رحمت میں یہ جوش ہے تو پروردگار عالم کی رحمت جوش میں نہیں آئے گی؟ (یہ اس صورت میں ہوگا اگر کوشش کے باوجود بندہ حقوق العباد ادا نہ کر سکا ہو)۔

نسخہ نمبر ۱۳

امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں:

"اچھی اور شائستہ گفتگو سے مال میں اضافہ، رزق میں ترقی، خاندان میں محبت، عمر کی درازی اور جنت میں داخل ہونے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔"

نسخہ نمبر ۱۴

امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"برتنوں کو دھلے اور صاف رکھنے سے اور گھر کے اندر و باہر جھاڑو دینے (اور صفائی رکھنے سے) رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔"

نسخہ نمبر ۱۵

رسولؐ اسلام فرماتے ہیں:

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو اُسے (اہل خانہ کو) سلام کرنا چاہئے کیونکہ اس سے برکت نازل ہوتی ہے اور اُس سے ملائکہ مانوس ہوتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو اپنے آپ کو سلام کرے۔''

رسولؐ اللہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

''سلام کو زیادہ سے زیادہ عام کرو کہ اس سے تمہارے گھر میں برکت زیادہ ہوگی۔''

نسخہ نمبر ۱۶

سورہ قل ھو اللہ احد پڑھتے ہوئے گھر میں داخل ہونا، رزق میں اضافے کا سبب ہے۔

نسخہ نمبر ۱۷

امام علی رضا فرماتے ہیں:

''خمس دینا تمہاری روزی کے وسیع ہونے اور گناہوں سے پاک ہونے کا سبب ہے اور پریشانی و بیچارگی کے دن (قیامت) کا ذخیرہ ہے۔''

نسخہ نمبر ۱۸

کھانے سے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح دھونا۔

امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

''کھانے سے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح دھولو۔ تمہارا یہ عمل فقر اور تنگدستی کو ختم کردے گا اور عمر میں اضافہ کرے گا۔''

امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

''کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھوؤ تو رومال سے مت پونچھو کیونکہ جب تک ہاتھ میں تری رہتی ہے کھانے میں برکت رہتی ہے۔''

اور فرمایا:

''کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر منہ پر مل لینا چاہیے کہ اس سے چہرے کی جھائیاں دور ہو جاتی ہیں اور رزق بڑھتا ہے۔''

امام علیؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''جسے اپنے گھر کی بھلائی اچھی لگتی ہو اسے کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھو لینا چاہیے۔''

نسخہ نمبر ۱۹

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں:

''جب کوئی کسی مومن کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے تو عرش سے یہ آواز آتی ہے کہ تیرے لئے، ایک لاکھ گنا زیادہ (یہی دعا) موجود ہے۔''

مولائے کائنات علی ابن ابیطالبؑ اور امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ:

''تمھیں لازم ہے کہ اپنے مومن بھائی کے لئے اس کے پس پشت دعا مانگو کیونکہ اس سے رزق میں فراوانی ہوتی ہے۔''

نسخہ نمبر ۲۰

دسترخوان کی جھڑن کھانا

حدیث میں منقول ہے کہ:

"دسترخوان کی جھڑن کا کھانا، کھانے والے کی ذات سے اُس کی نسل کی ساتویں پشت تک غربت وافلاس کو دور کر دیتا ہے۔"

نسخہ نمبر ۲۱

سر اور داڑھی میں کنگھا کرنا

رسولؐ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"سر اور داڑھی میں کنگھا کرنے سے بخار جاتا رہتا ہے اور روزی فراخ ہوتی ہے۔"

نسخہ نمبر ۲۲

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"غروب آفتاب سے پہلے گھر کو روشن کر دینا پریشانی کو دور کرتا ہے اور روزی بڑھاتا ہے۔"

نسخہ نمبر ۲۳

رسالتمآبؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"عمر میں اضافہ صرف نیکی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔"

تبرکاً چند نیکیوں کا یہاں تذکرہ کرنا مفید ہوگا۔

(۱)۔ تلاوتِ قرآن:

"قرآن وہ دولت ہے جس کی موجودگی میں کوئی فقر نہیں ہے اور اس کی غیر موجودگی میں کوئی تونگری نہیں ہے۔"

(رسولؐ خدا)

(۲)۔ علمِ دین حاصل کرنا:

"رسولؐ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

"جس نے علم طلب کیا، اللہ نے اُس کا رزق اپنے ذمے لیا۔"

اور فرمایا:

"خوشخبری ہے اُن کے لئے جو اہلِ فقہ و حکمت کی صحبت اختیار کریں۔"

لیکن یہ بھی فرمایا:

''کہ جو شخص علم میں ترقی کرے اور زہد و تقویٰ میں ترقی نہ
کرے تو ایسا شخص خدا سے دوری کا مستحق ہے۔''

اور فرمایا:

''جو دنیا و آخرت دونوں کا خواہش مند ہو اس کو علم حاصل کرنا
چاہئے۔''

(۳)۔ صدقہ و خیرات کرتے رہنا:

''غربت کے عالم میں صدقہ و خیرات کرتے رہنا، بہترین
صدقہ ہے۔'' (رسولؐ اللہ)

''سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار کو دیا جائے
جو اس سے قلبی طور پر دشمنی رکھتا ہو۔'' (رسولؐ اللہ)

(۴)۔ بیمار کی عیادت کے لئے جانا:

(۵)۔ مقروض کو ادائیگی قرض کے لئے مہلت دینا یا اُس کا قرض معاف کر دینا:

''کیونکہ ایسے شخص کو اللہ اُس دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ
دے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' (رسولؐ اللہ)

(۶)۔ اپنے برادر مومن کی حاجت کو پورا کرنا اور اس کی پریشانی کو دور کرنا:

''کیونکہ ایسا کرنے والے شخص کی حاجات اللہ پوری کرے گا

اور اس کی آخرت کی پریشانیاں دور کرے گا۔" (رسولؐ خدا)

(۷)۔ فضول گفتگو سے اجتناب کرنا:

کہ ایسے اشخاص کو رسولؐ خدا نے خوشخبری کی نوید سنائی ہے۔

(۸)۔ اوقات نماز کی پابندی کرنا:

"کہ دینداری کے ثبوت کے لئے فقط اتنا بھی کافی ہے کہ انسان اوقات نماز کی پابندی کرتا ہو۔" (رسولؐ خدا)

(۹)۔ اپنے اوپر کی گئی زیادتی کو معاف کردینا:

"کہ ایسا کرنے والے لوگ میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔" (رسولؐ اللہ)

(۱۰)۔ زیادہ سے زیادہ موت کو یاد رکھنا:

"کہ اگر اسے دولت مندی کے زمانے میں یاد رکھا تو یہ سخاوت پر آمادہ کرتی ہے۔" (رسولؐ اللہ)

(۱۱)۔ مخفی سجدہ کرنا:

"مخفی سجدہ کرنا کہ اس سے زیادہ کوئی چیز بندہ کو خدا سے قریب نہیں کرتی۔" (رسولؐ اللہ)

(۱۲)۔ اپنے بچوں کو آدابِ اسلامی کی تعلیم دینا:

(۱۳)۔ مالی واجبات کی ادائیگی:

"خمس و زکوۃ و ردِ مظالم کی ادائیگی کہ مال کی برکت ان چیزوں میں پوشیدہ ہے۔" (مولا علی)

(۱۴)۔ خوفِ خدا سے رونا:

(۱۵)۔ غریب و کمزور لوگوں سے ملاقات کرنا:

کیونکہ ایسا کرنا تواضع ہے۔

(۱۶)۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا:

(۱۷)۔ سستی و کاہلی سے بچنا:

"اگر امورِ دنیا میں کبھی سستی ہو جائے تو خیر ہے لیکن امورِ آخرت میں کاہلی اور سستی کو ہرگز نہ آنے دینا۔"

(حضرت لقمان)

(۱۸)۔ ماں باپ کو خود سے راضی رکھنا:

"کہ اللہ ایسے شخص پر جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔"

(رسول اللہ)

(۱۹)۔ علماء کا احترام کرنا:

کہ یہ عمل خالصتاً پروردگار عالم کے لئے ہے۔

(۲۰)۔ دوسروں کو بھی نیکی کی ترغیب دینا:

''اور دوسروں کو نیکی میں شریک کرنا کہ ایسا کرنے والے کو بروزِ قیامت عذاب نہیں دیا جائے گا۔'' (رسولؐ خدا)

(۲۱)۔ نماز کی وجہ سے کم سونا:

''کہ یہ مومنِ حقیقی کی نشانی ہے۔'' (رسولؐ خدا)

(۲۲)۔ اپنے خاندان والوں سے بھلائی کرنا:

(۲۳)۔ اپنی خطاؤں کو بڑا اور اپنی نیکی کو چھوٹا سمجھنا:

(۲۴)۔ ایک ہفتہ میں کم از کم دو دن روزہ رکھنا:

(۲۵)۔ اپنے برادر مومن کے لئے ایثار و قربانی سے کام لینا:

(۲۶)۔ وعدہ نبھانا:

''کہ اس کی پاسداری پوری شریعت کا خلاصہ ہے۔''

(۲۷)۔ دوسروں کے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا:

(۲۸)۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر انجام دیتے رہنا:

(۲۹)۔ آسائشوں اور دولت مندی کی حالت میں بھی خدا سے دعا کرتے رہنا:

(۳۰)۔ نماز میں رکوع اور سجدہ کو لمبا کرنا۔

(۳۱)۔ دسترخوان پر مہمان کے ساتھ زیادہ دیر بیٹھنا:

(۳۲)۔ لائق احسان لوگوں سے احسان کرنا:

نسخہ نمبر ۲۴

نسخہ نمبر ۲۵

''کہ امیر المومنین فرماتے ہیں کہ جو شخص لمبی عمر چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ قرض کم لے۔''

نسخہ نمبر ۲۶

عمر میں اضافہ کا سبب ہے۔

نسخہ نمبر ۲۷

صبح سویرے سیب کھانا

عمر میں اضافہ کا سبب ہے۔

نسخہ نمبر ۲۸

زیارت امام حسینؑ پڑھنا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

"ہمارے شیعوں کو امام حسینؑ کی زیارت کی طرف (زبان و فعل سے) لے جاؤ۔ امام حسینؑ کی زیارت کرنا خواہ حاضر ہو خواہ غائبانہ ہو۔"

...... رزق کو بڑھاتی ہے۔

...... عمر کو طولانی کرتی ہے۔

...... اور مصیبتوں کو دفع کرتی ہے۔

جو شخص امام حسین کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرے اس کے بارے میں ہے۔

"اگر وہ بد بخت ہوگا تو نیک بخت لکھ دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ رحمتِ الٰہی کے سمندر میں غوطہ زن رہے گا۔"

(امام جعفر صادق)

نسخہ نمبر ۲۹

ظاہر و باطن میں خوفِ خدا رکھنا

نسخہ نمبر ۳۰

محمدؐ و آلِ محمدؐ پر کثرت سے درود بھیجنا

نسخہ نمبر ۳۱

نمازِ با جماعت کی پابندی

نسخہ نمبر ۳۲

''کہ اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔''

(امام جعفر صادق)

نسخہ نمبر ۳۳

لوگوں سے حسنِ اخلاق سے پیش آنا

''کہ اس میں رزق کے خزانے واقع ہیں۔'' (امام علی)

حسنِ اخلاق سے کیا مراد ہے؟

رسول اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مکارمِ اخلاق میں دس چیزیں شامل ہیں:

۱۔ خدا کا صحیح معنوں میں خوف۔

۲۔ زبان کی سچائی۔

۳۔ امانتوں کی ادائیگی۔

۴۔ صلۂ رحمی۔

۵۔ مہمان نوازی۔

نسخہ نمبر ۳۴

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

''جو کسی کو کھانا کھلاتا ہے اُس کی طرف رزق، چاقو اور چھری کا اونٹ کے کوہان پر چلنے سے زیادہ تیزی سے آتا ہے۔''

نسخہ نمبر ۳۵

''کہ اس میں برکت ہی برکت ہے۔'' (رسولِ خدا)

نسخہ نمبر ۳۶

''کہ اس سے دانتوں کی اصلاح ہوتی ہے جڑیں مستحکم ہوتی ہیں اور روزی بڑھتی ہے۔'' (امام جعفر صادقؑ)

نسخہ نمبر ۳۷

''کہ اس سے بڑے بڑے امراض دفع ہوتے ہیں اور روزی فراخ ہوجاتی ہے خاص طور پر جمعرات کے دن۔''

(رسولؐ اللہ)

نسخہ نمبر ۳۸

صبح کا وقت رزق کے خزانے تقسیم ہونے کا ہے اور اس وقت سوتے رہنے والا شخص محروم رہ جاتا ہے۔

بقول علماء دنیا و آخرت کی ہر خیر و بھلائی نماز شب اور سحر خیزی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

نسخہ نمبر ۳۹

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ:

''حسن تدبیر کے ہوتے ہوئے کسی طرح کی فقیری ممکن نہیں

یہ بھی فرمایا: ''کہ اچھی تدبیر کم مال کو بڑھا دیتی ہے اور بُری تدبیر کثیر مال کو بھی تباہ کر دیتی ہے۔''

کچھ پلاننگ میں کئی چیزیں شامل ہیں:

۱۔ وقت کو ضائع نہ ہونے دیں:

کیونکہ وقت ایک برف کی طرح ہے کہ اگر آپ اسے استعمال نہ کریں اور باہر رہنے دیں تو یہ پگھل جائے گی اسے آپ نہ پیشگی استعمال کر سکتے ہیں نہ پیشگی ضائع کر سکتے ہیں۔

جو وقت گذر جاتا ہے وہ گزرا ہوا وقت کہلاتا ہے اس کے بارے میں افسوس کے لئے بیٹھ جانا بھی وقت ضائع کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ جو وقت آیا نہیں ہے اس کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے اور منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے مگر اسے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

تضیع اوقات کے چند اسباب:

جن سے کنارہ کشی ضروری ہے۔

(۱) ...... طبیعت میں سستی، ٹال مٹول کرنے کی عادت وقت کو ضائع کرنے کا ایک بڑا سبب ہے 'پھر کبھی' والا مزاج وقت ضائع کرتا ہے۔

(۲) ...... کاموں کو نامکمل اور ادھورا چھوڑ دینا: ایک وقت میں ایک کام کو مکمل طور پر کرنا، کئی نامکمل کاموں کا خون کر دینے سے بہتر ہے۔

(۴) ...... ہر ملنے والا اتنا اہم نہیں ہوتا نہ ہی ہر فرد کو اس کے اطمینان کی حد تک وقت دینا درست ہے۔

(۵) ...... فون، ٹی وی اور انٹرنیٹ کا غیر ضروری حد تک استعمال: ٹی وی کا وقت تبدیل کرنا ہوگا صرف شام کو جائز تفریح کے لئے ٹی وی چلے گا رات کوئی وی نہیں چلے گا لوگ جلد سو جائیں گے اور جلد اٹھیں گے۔

(۶) ...... حالاتِ حاضرہ اور سیاستِ دوراں پر گھنٹوں بے تکان گفتگو، کیا زندہ رہنے کے لئے اسی قدر معلومات کی ضرورت ہے؟ ایسا علم ضرورت کے مطابق حاصل کیا جائے تو کیا حرج ہے؟ آخر اس کا بھی تو جواب دینا ہے۔

پیغمبر اسلام فرماتے ہیں کہ:

"جونہی آنے والے دن کی پو پھٹتی ہے تو وہ آواز لگاتا ہے اے اولادِ آدم میں اللہ کی نئی تخلیق ہوں اور تمہارے اعمال کا گواہ ہوں۔ اس لئے مجھ سے جتنا زادِ راہ لے سکتے ہو لے لو کہ میں پھر کبھی لوٹ کر نہ آؤں گا۔"

۲۔ صحیح پلاننگ کے طریقے:

(۱) ...... گذشت را صلواۃ آئندہ را احتیاط

وقت گذر گیا اس کو چھوڑیں آئندہ کے لئے کوشش کریں

(۲) ...... آپ کی شخصیت میں بہت سارے 'ت' آ جانے چاہئیں کہ آپ

کی شخصیت میں 'توازن' ہو۔

'ترتیب' ہو

'تشکیل' ہو

آپ 'تفکر' کرتے ہوں

'تواضع' سے کام لیتے ہوں

اپنے ساتھیوں کی بہترین 'تربیت' کر سکتے ہوں

'ترغیب' دے سکتے ہوں

'تنبیہ' کر سکتے ہوں

اپنے معاملات کا 'تجزیہ' کر سکتے ہوں

اپنا 'تزکیہ' کر سکتے ہوں

اپنی کامیابیوں پر 'تشکر' کر سکتے ہوں

اور غلطیوں پر 'توبہ' کر سکتے ہوں

۳۔ ڈائری کے ذریعے اپنی زندگی کو منظم کیجیے:

چند لمحات ایسے ہیں کہ جب انسان زندگی میں محسوس کرتا ہے کہ زندگی بہت مختصر ہے۔ جو کچھ کرنا ہے ابھی کر لو۔ ان موقعوں پر انسان کو چاہیے، کہ عہد کرے کہ آئندہ زندگی کا ہر لمحہ پچھلے لمحے سے بہتر گذاروں گا۔ وہ چند لمحات یہ ہیں:

(۱) ...... انسان کی اپنی سالگرہ۔

(۲) ...... کسی بڑے حادثے کو دیکھ کر۔

(۳)...... کسی جنازے میں شریک ہوتے ہوئے۔

(۴)...... قبروں کی زیارت کے وقت۔

(۵)...... عیدین کے روز۔

(۶)...... شب قدر۔

(۷)...... نئے سال کے آغاز پر۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

''مومن کے ایمان کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے۔''

۱۔دین کی سمجھ ۲۔مصیبت میں صبر ۳۔معیشت میں صحیح منصوبہ بندی

نسخہ نمبر ۴

نمازِ شب

امام صادقؑ کا ارشاد ہے کہ:

''کہ نماز شب چہرہ کو حسین اور اخلاق کو اچھا بناتی ہے اور بدن کی بو کو خوشبو میں بدل دیتی ہے، رزق میں وسعت اور قرض کو ادا کرتی ہے۔ غم کو ختم کر دیتی ہے اور آنکھوں کو روشن کر دیتی ہے۔''

رات کو نماز شب پڑھے بغیر سوتے رہنے والا جھوٹا ہے:

حضرت موسیٰ فرماتے ہیں کہ:

''وہ شخص جھوٹا ہے جو دعویٰ کرے کہ میں خدا سے محبت کرتا ہوں اور وہ رات کو سوتا رہے۔''

حضرت داؤدؑ سے ارشاد پروردگار ہوا کہ:

''اے داؤدؑ! جو نماز شب پڑھتا ہے اور لوگ سو رہے ہوتے ہیں اور وہ عبادت سے صرف میری رضا چاہتا ہے تو پھر میں ملائکہ کو حکم دیتا ہوں کہ اس بندے کے لئے استغفار کریں، جنت اس کی مشتاق ہوتی ہے پھر اس کے لئے خشک و تر کے تمام موجودات دعا کرتے ہیں۔''

نماز شب پڑھنے والا ملائکہ کا پیش نماز بن جاتا ہے:

رسول اللہؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''جس شخص کو خواہ مرد ہو یا عورت اگر اُسے نماز شب نصیب ہو جائے اور وہ خالص نیت سے خدا کے لئے اٹھے اور کامل وضو کرے، نیت صادق و قلب سلیم کے ساتھ بدن پر خضوع اور اشک بار آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھے تو اس کے پیچھے اللہ نو صفیں ملائکہ کی قرار دے دیتا ہے اور ہر صف میں

بے شمار ملائکہ ہوتے ہیں جس کا شمار فقط پروردگار ہی کرسکتا ہے ہر صف کا ایک سرا مشرق اور دوسرا مغرب سے متصل ہوتا ہے اور جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اُن ملائکہ کی تعداد کے مطابق اُس کے درجات لکھے جاتے ہیں۔"

حضرت ابراہیمؑ کے خلیل خدا ہونے کی ایک وجہ نمازِ شب:

حضرت جابرؓ بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسولؐ اللہ فرما رہے تھے کہ:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلت کا تاج عطا نہیں کیا مگر یہ کہ اُن میں دو صفتیں پائی گئی تھیں اول کھانا کھلانا اور دوسرا نمازِ شب پڑھنا جب کہ لوگ سو رہے ہوتے تھے۔"

نمازِ شب دن کے گناہوں کا کفارہ ہے:

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

"نمازِ شب دن کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔"

نمازِ شب پڑھنے والے شوہر و بیوی:

جنابِ رسولؐ خدا ارشاد فرماتے ہیں:

"جو آدمی اپنی بیوی کو نمازِ شب کے لئے بیدار کرے اور دونوں نمازِ شب پڑھیں تو دونوں اُن مردوں اور عورتوں میں

بے شمار کیے جائیں گے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔"

رسولؐ اللہ نے فرمایا:

"تم لوگوں میں سے سب سے عقلمند لوگ سب سے بہتر ہیں"

پوچھا گیا یا رسولؐ اللہ عقلمند لوگ کون ہیں؟ تو فرمایا:

"وہ لوگ جو تہجد گذار ہیں جب کہ لوگ گہری نیند سو رہے ہوتے ہیں۔"

نماز شب کے اہم فوائد:

اس کے علاوہ بھی نماز شب کے بے انتہا فوائد ہیں:

...... خدا کی رضا اور فرشتوں کی دوستی کا سبب ہے۔

...... بدن کی آسائش و سکون کا سبب ہے۔

...... دعا کی استجابت کا باعث اور اعمال کے قبول ہونے کا سبب ہے۔

...... منکر و نکیر کو جواب دینے والی ہے۔

...... قیامت تک قبر میں باعثِ سکون ہے۔

...... جہنم کے درمیان حجاب ہے۔

...... میزان اعمال کے بھاری ہونے کا سبب ہے۔

...... پل صراط سے کامیاب گذر جانے کا پروانہ ہے۔

...... چہرے کے حسین اور خوبصورت ہونے کا سبب ہے۔

...... قبر میں چراغ کی صورت مجسم ہوتی ہے۔

...... قیامت کے دن نمازی کے سر پر سایہ کرنے والی ہے۔

...... قیامت کے دن نمازی کے سر پر تاج کا کام دے گی۔

...... نمازی کے بدن کو محشر کی سختیوں سے بچانے کے لئے لباس کا کام دے گی۔

نمازِ شب اور دن کی روزی ایک دوسرے کی ضد نہیں:

ایک شخص امام صادقؑ کی خدمت میں آیا اور اپنی حاجت کی شکایت کی اور بہت اصرار کیا یہاں تک کہ امام اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

''جو نمازِ شب پڑھے اور دن کو بھوکا رہے اس نے جھوٹ بولا کہ میں بھوکا رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دن کی روزی کو نمازِ شب میں سمو دیا ہے۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

''جو نمازِ شب نہیں پڑھتا وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے۔''

نسخہ نمبر ۴۱

کہ جو شخص بھی ایک خدائی کام کا ذمہ اٹھالیتا ہے خدا اُس کے دنیاوی کام سب پورے کروادیتا ہے۔

نسخہ نمبر ۴۲

"ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ"

"جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے تو خدا اُس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔"

نسخہ نمبر ۴۳

شادی اور خدا کا وعدہ

پروردگار وعدہ فرمارہا ہے کہ:

"وانکحو الایامیٰ منکم ....ان یکونو فقراءُ یغنھم اللّٰہ من فضلہٖ"

"غیر شادی شدہ نوجوانوں کی شادی کردو۔۔۔۔ اگر وہ

نادار ہیں تو خدا اپنے فضل سے انہیں مالدار بنا دے گا۔"

پیغمبر اسلام فرماتے ہیں کہ:

"غیر شادی شدہ افراد کی شادی کرو کیونکہ خداوند عالم شادی کی وجہ سے اُن کے اخلاق سنوارتا ہے، ان کے رزق میں وسعت اور مروّت میں اضافہ فرماتا ہے۔"

پھر فرمایا:

"جو شخص فقر و ناداری کے خوف سے شادی نہیں کرتا ہو، خدا سے بدگمان ہے۔"

اور فرمایا:

"شادی کرو کہ اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔"

امام جعفر صادقؑ بھی فرماتے ہیں کہ:

"رزق بیوی بچوں کے ساتھ ہے۔"

ایک غیر شادی شدہ نہایت ہی مفلس و نادار جوان رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی مفلسی و ناداری کا شکوہ کیا آنحضرتؐ سے عرض کی آپ ہی کوئی راستہ بتایئے جس سے میری مفلسی دور ہو جائے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا:

"تزوج" شادی کرلو!

جوان کو بہت تعجب ہوا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ میں تو اپنے بھی

اخراجات پورے نہیں کر پاتا ہوں، شادی کر کے بیوی کے اخراجات کی کیسے ذمہ داری لوں؟

لیکن چونکہ پیغمبرؐ کے فرمان پر یقین رکھتا تھا اس لئے شادی کا اقدام کردیا رفتہ رفتہ اس کی زندگی میں خوشحالی آ گئی۔

ظاہر ہے جب انسان رضائے خدا، اس کے حکم پر عمل اور روحانی و جسمانی بیماریوں سے محفوظ رہنے اور کمال وارتقاء کے لئے شادی کرتا ہے تو خدا کی رحمت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے اور خدا کی امداد اس تک پہنچتی ہے اور اس کے مقدس مقصد میں مددگار ہوتی ہے۔

نمبر ۴۴

پیغمبر اسلام فرماتے ہیں:

"پروردگار عالم فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا تو میں تیرے سینے کو تفکرات سے خالی کر دوں گا اور تیرے فقر (وغربت) کو ہٹا دوں گا۔ ورنہ تیرے دل میں سینکڑوں طرح کے مشاغل بھر دوں گا اور تیرا فقر بند نہیں کروں گا۔"

نسخہ نمبر ۴۸

آخرت کو اپنا نصب العین قرار دے دینا

حدیث میں ہے کہ:

''جو مسلمان آخرت کو اپنا نصب العین بنالیتا ہے تو اللہ اس کو غنی فرما دیتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔
اور جو شخص دنیا کو اپنا نصب العین قرار دے دیتا ہے وہ پریشانیوں میں مبتلا ہوتا ہے اور دنیا میں سے جتنا حصہ مقدر ہو چکا ہے اس سے زیادہ ملتا ہی نہیں۔''

نسخہ نمبر ۴۹

کیونکہ پیغمبر اسلام فرماتے ہیں:

''دس حصوں میں سے نو حصے رزق تجارت میں ہے۔''

یعنی تجارت بہت بڑی آمدنی کا ذریعہ ہے، اس کو اختیار کرو۔

تجارت یوں بھی افضل ہے کہ تاجر اپنے اوقات کا مالک وحاکم ہوتا ہے اور وہ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے دینی کام، تعلیم وتدریس اور تبلیغ بھی کر سکتا ہے۔

نسخہ نمبر ۴۷

علم دین حاصل کرنا

حضورؐ فرماتے ہیں:

"جس نے علم حاصل کیا اللہ نے اُس کا رزق اپنے ذمہ لے لیا۔"

اور فرمایا:

"جو دنیا کا خواہشمند ہو اُسے تجارت کرنا چاہیے اور جو دنیا و آخرت دونوں کا خواہشمند ہو اس کو علم حاصل کرنا چاہیے۔"

نسخہ نمبر ۴۸

نماز عشاء کے بعد خصوصاً تعقیبات نماز میں اس دعا کو پڑھنا نہایت فائدہ مند ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِيْ وَاِنَّمَا اَطْلُبُهٗ
بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِيْ فَاَجُوْلُ فِيْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ
فَاَنَا فِيْمَا اَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ لَا اَدْرِيْ اَفِيْ سَهْلٍ
هُوَ اَمْ فِيْ جَبَلٍ اَمْ فِيْ اَرْضٍ اَمْ فِيْ سَمَآءٍ اَمْ فِيْ بَرٍّ اَمْ
فِيْ بَحْرٍ وَعَلٰى يَدَيْ مَنْ وَمِنْ قِبَلِ مَنْ وَقَدْ عَلِمْتُ

اَنَّ عِلْمَهٗ عِنْدَکَ وَاَسْبَابَهٗ بِیَدِکَ وَاَنْتَ الَّذِیْ
تَقْسِمُهٗ بِلُطْفِکَ وَتُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِکَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ یَا رَبِّ رِزْقَکَ لِیْ وَاسِعًا
وَّمَطْلَبَهٗ سَهْلًا وَّمَاْخَذَهٗ قَرِیْبًا وَّلَا تُعَنِّنِیْ بِطَلَبِ مَالَمْ
تُقَدِّرْ لِیْ فِیْهِ رِزْقًا فَاِنَّکَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَاَنَا
فَقِیْرٌ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَجُدْ
عَلٰی عَبْدِکَ بِفَضْلِکَ اِنَّکَ ذُوْفَضْلٍ عَظِیْمٍ۔

نسخہ نمبر ۴۹

زیادہ سے زیادہ دعا کرنا

اپنے لئے بالعموم اور برادر مومن کے لئے بالخصوص وسعتِ رزق و عمر کی دعائیں کرنا خود اپنے رزق و عمر کو بڑھا دیتا ہے۔

نسخہ نمبر ۵۰

ہر روز زیارت عاشورہ پڑھنا۔

رزق اور عمر میں کمی کے اسباب

سبب نمبر۱

رشتے داروں سے بدسلوکی

سبب نمبر۲

والدین کی نافرمانی

سبب نمبر۳

اچھے کاموں کو ترک کرنا

سبب نمبر۴

قطع رحمی

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

”جو گناہ جلد موت کا سبب بنتے ہیں ان میں سے ایک قطع رحمی ہے۔“

امیر المومنین فرماتے ہیں:

''جو شخص غصہ کی رو میں بہہ جاتا ہے اور خود پر قابو نہیں رکھتا ہے اس کی جلد موت واقع ہو جاتی ہے۔''

سبب نمبر ۶

امیر المومنین فرماتے ہیں:

''جو شخص ظلم کرتا ہے اس کی زندگی کا رشتہ جلد ٹوٹ جاتا ہے اور وہی ظلم اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔''

ظلم کی کئی اقسام ہیں:

(الف) اپنی ذات پر ظلم:

...... اللہ کی اطاعت میں سستی و کاہلی کرنا۔

...... اچھے اخلاق اور نیک سلوک میں کوتاہی کرنا۔

(ب) اپنے گھر والوں پر ظلم:

...... صحیح اسلامی خطوط پر اُن کی تربیت نہ کرنا۔

...... اُن کی بہتری اور اصلاح کی طرف توجہ نہ دینا۔

...... اُن سے سختی اور ترشی سے پیش آنا۔

...... زندگی کے لوازمات فراہم کرنے میں تنگدستی کا شکار رکھنا۔

(ج) قرابتداروں پر ظلم:

...... تنگی اور مصیبتوں کے موقعوں پر اُن کا ساتھ نہ دینا۔

...... احسان سے انہیں محروم رکھنا۔

(د) معاشرے پر ظلم:

...... لوگوں کے حقوق چھین لینا۔

...... اُن کی عزت میں کمی کرنا۔

...... کمزوروں پر ظلم کرنا۔

رسولؐ خدا کا ارشاد ہے:

"کسی پر ظلم نہ کرنا سب سے بڑا جہاد ہے۔"

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

"ظلم آتی ہوئی نعمتوں کو پلٹا دیتا ہے۔" (یعنی آتی ہوئی نعمت چلی جاتی ہے)۔

سبب نمبر ۷

فضول خرچی

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

''فقر و تنگدستی کا سبب فضول خرچی ہے۔''

جسے میانہ روی نہ سنوار پائے اُسے اسراف (فضول خرچی) ہلاک کر دے گا۔

سبب نمبر ۸

صبح کے وقت سوتے رہنا

رسولؐ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''صبح کے وقت سونے سے انسان کے رزق کا ایک حصہ روک دیا جاتا ہے۔''

سبب نمبر ۹

گھر میں تلاوتِ قرآن کا نہ ہونا

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

''جس گھر میں قرآن مجید نہیں پڑھا جاتا، اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا اُس کی برکت کم ہو جاتی ہے، فرشتے اُس سے دور ہو

جاتے ہیں، شیاطین وہاں موجود رہتے ہیں۔"

سبب نمبر ۱۰

سستی و کاہلی

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

"آدمی سستی کی وجہ سے سب کچھ کھو دیتا ہے۔"

محرومیت کا ایک سبب سستی بھی ہے۔

سبب نمبر ۱۱

امانت

امانتوں اور لوگوں سے لی ہوئی چیزوں کو واپس نہ کرنا۔

مولا علی فرماتے ہیں کہ:

"جب خیانتیں عام ہو جائیں گی تو برکتیں اٹھالی جائیں گی۔"

سبب نمبر ۱۲

گناہ پہ گناہ کرتے چلے جانا

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ:

"مومن گناہ کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔"

سبب نمبر ۱۳

توبہ میں ٹال مٹول اور آج کل کرنا

توبہ سے رزق وسیع ہوتا ہے:

''جو شخص زیادہ استغفار کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے رنج سے نجات دے گا، ہر تنگی سے نکال دے گا اور اسے وہاں سے عطا فرمائے گا جہاں سے اُسے گمان تک نہیں ہوگا۔'' (رسولؐ اللہ)

''جب رزق میں کمی واقع ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔'' (حضرت علیؑ)

''جب تمہارے رزق میں تاخیر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔ تمہارا رزق وسیع ہو جائے گا۔'' (حضرت علیؑ)

''جس کے رزق میں تاخیر ہو جائے، اسے کثرت سے تکبیر (اللہ اکبر) کہنا چاہئے اور جس کے رنج و غم بڑھ جائیں اسے کثرت سے استغفار کرنا چاہئے۔'' (رسولؐ اللہ)

ابن عباس کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت علیؑ کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی یا حضرت میں نے بہت گناہ کیے ہیں۔ آپ نے فرمایا استغفار کرو۔ دوسرے نے کہا میری زراعت خشک ہو گئی ہے، فرمایا استغفار کرو۔ تیسرے نے بارش کی کمی کی شکایت کی فرمایا استغفار کرو۔

چوتھے نے فقر و محتاجی بیان کی فرمایا استغفار کرو۔ پانچویں نے بے اولادی کا شکوہ کیا، فرمایا استغفار کرو۔ غرض اسی طرح کئی آدمی آئے اور آپ نے سب کو استغفار کا حکم دیا میں نے عرض کی آپؑ نے مختلف سوالات کا ایک ہی جواب دیا۔

آپؑ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

''اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے (اور) تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔''

(سورہ نوحؑ آیت ۔۱۰۔۱۱۔۱۲)

''توبہ نزول رحمت کا باعث ہے۔'' (حضرت علیؑ)

''توبہ دل سے ندامت۔ زبان سے استغفار، اعضاء و جوارح سے ترکِ گناہ اور دل میں یہ قصد ہو کہ دوبارہ گناہ نہیں کرے گا۔'' (حضرت علیؑ)

''جو شخص توبہ کے بارے میں ٹال مٹول سے کام لے کر اپنے آپ کو دھوکا دے اس پر موت کے اچانک حملے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔'' (حضرت علیؑ)

''توبہ کے بارے میں آج، کل کرنے والوں کا کوئی دین نہیں۔'' (حضرت علیؑ)

''جو شخص دل سے توبہ کرے اور گناہوں پر اصرار نہ کرے اس کی توبہ قبول اور گناہ مٹ جاتے ہیں۔'' (رسولؐ اللہ)

''اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے مومن اور مومنہ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں۔ (رسولؐ اللہ)

سبب نمبر ۱۴

نماز واجب کو ترک کرنا

جو نماز کو سبک سمجھتا ہے

رسولؐ خدا نے فرمایا:

''جو اپنی نماز کو سبک سمجھتا ہو اور اس کی انجام دہی میں سستی کرتا ہو تو اللہ اسے پندرہ بلاؤں میں مبتلا کر دے گا۔ جس میں سے چھ دنیا سے متعلق ہیں اور تین جاں کنی کے عالم سے اور تین قبر سے اور تین روز قیامت سے متعلق ہیں۔''

جو دنیا سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) ...... خداوند عالم اس کی عمر کو کم کر دے گا۔

(۲) ...... اس کا رزق ختم کر دے گا۔

(۳) ...... نیک لوگوں کی علامتیں اس کے چہرہ سے ختم کر دے گا۔

(۴) ...... جو بھی نیک کام کرے گا قبول نہ ہوگا اور اس کا کوئی اجر نہیں ملے گا۔

(۵) ...... اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

(۶) ...... نیک لوگوں کی دعاؤں سے اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

وہ تین بلائیں جو موت کے وقت سے متعلق ہیں:

(۱) ...... ذلت وخواری کی موت مرے گا۔

(۲) ...... بھوک کی حالت میں مرے گا۔

(۳) ...... پیاس کی حالت میں اس طرح مرے گا کہ اگر دنیا کی نہروں کو پی لے پھر بھی وہ سیراب نہیں ہوگا۔

وہ تین بلائیں جو قبر میں اس تک پہنچیں گی:

(۱) ...... ایک فرشتے کو اس پر مقرر کیا جائے گا کہ اسے فشار دے۔

(۲) ...... اُس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کردیا جائے گا۔

(۳) ...... اُس کی قبر تاریک اور ہولناک ہوگی۔

قیامت سے متعلق تین بلائیں یہ ہیں:

(۱) ...... فرشتہ اسے حساب کے لئے اس طرح کھینچ رہا ہوگا کہ حساب کے مقام پر تمام لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے۔

(۲) ...... اس کے حساب میں سختی ہوگی۔

(۳) ...... خداوند عالم اس پر رحمت کی نظر نہیں کرے گا اسے پاکیزہ نہیں کرے گا اور اس کے لئے یہ دردناک عذاب ہے۔

سبب نمبر ۱۵

شراب خوری کرنا

سبب نمبر ۱۶

زنا کرنا

سبب نمبر ۱۷

سختی اور ترشی سے کام لینا

"جو ملائمت اور نرمی سے کام لیتا ہے وہ اپنے رزق میں اضافہ کرتا ہے۔" (مولائے کائناتؑ)

سبب نمبر ۱۸

لالچ سے کام لینا

"لالچ کرنا فقر کا باعث ہے۔" (حضرت علیؑ)

اور فرمایا:

"لالچ انسان کی قدر کو گھٹا دیتا ہے اُس کے رزق کو زیادہ نہیں کرتا۔"

اور فرمایا:

"رزق تقسیم ہو چکا ہے اور لالچی محروم ہو چکا ہے۔"

سبب نمبر ۱۹

مسجد سے جلد اٹھنا

سبب نمبر ۲۰

والدین کو ان کے نام سے پکارنا

سبب نمبر ۲۱

والدین کے لئے معاذ اللہ بددعا کرنا

سبب نمبر ۲۲

والدین کے حق میں دعا نہ کرنا

سبب نمبر ۲۳

جنابت و احتلام کی حالت میں باتیں کرنا

سبب نمبر ۲۴

حالتِ جنابت میں کھانا کھانا

سبب نمبر ۲۵

کثرت سے سونا

سبب نمبر ۲۶

برہنہ سونا

سبب نمبر ۲۷

دسترخوان پر کھانوں کے ریزے اور ٹکڑوں کا احترام نہ کرنا

سبب نمبر ۲۸

پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا

سبب نمبر ۲۹

ہر قسم کی لکڑی سے خلال کرنا

سبب نمبر ۳۰

رات کو جھاڑو دینا

سبب نمبر ۳۱

مکڑی کے جالے گھر سے صاف نہ کرنا

سبب نمبر ۳۲

برتن دھوئے بغیر چھوڑ دینا

سبب نمبر ۳۳

بدن پہ کپڑے سینا

سبب نمبر ۳۴

بدن کے کپڑے سے منہ خشک کرنا

سبب نمبر ۳۵

ٹوٹے ہوئے کنگھے سے کنگھی کرنا

سبب نمبر ۳۶

بالا منزل سے تھوکنا

سبب نمبر ۳۷

بیہودہ فضول گفتگو اور فحش مذاق کرنا

سبب نمبر ۳۸

کنجوسی کرنا

سبب نمبر ۳۹

برے طریقے سے مومنوں کی ضرورت کا ٹالنا

سبب نمبر ۴۰

لوگوں کا اپنی زبان یا عمل سے لعنت بھیجنا

سبب نمبر ۴۱

نامحرموں کو بری نگاہ سے دیکھنا

سبب نمبر ۴۲

گانا سننا اور گانا

سبب نمبر ۴۳

بلا ضرورت قرض لینا

سبب نمبر ۴۴

نعمتِ خدا کی ناقدری یا اس کی نافرمانی میں استعمال کرنا

سبب نمبر ۴۵

جھوٹ بولنا

سبب نمبر ۴۶

ہمسایوں سے بُرا سلوک کرنا

سبب نمبر ۴۷

کھڑے ہو کر شلوار پہننا

سبب نمبر ۴۸

بدتدبیری اور Misplanning سے کام لینا

سبب نمبر ۴۹

کفرانِ نعمت کرنا

سبب نمبر ۵۰

چوری کرنا

اختتامیہ

انشاءاللہ تعالیٰ ان نسخہ جات پر عمل کرنے کے بعد امید ہے کہ پروردگار عالم رزق اور عمر میں وسعت عطا کرے گا۔ لیکن اگر اس کے بعد بھی وہی حالت باقی رہے تو ملول نہ ہوں اور اطمینان رکھیں کیونکہ

خدا کی طرف سے مومن کی بھلائی ہی بھلائی ہے

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں:

''خداوند عالم کے فیصلے میں مومن کے لئے ہر طرح کی بھلائی ہوتی ہے۔''

اصبغ ابن نباتہ ایک دن امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا کہ:

یا امیرالمومنینؑ! خدا کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

حضرتؑ نے فرمایا!

''ٹھیک ہے۔۔۔۔ اب تم فقر کی چادر کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں نے رسولؐ اقدس کی زبان سے سنا کہ خدا کی قسم اے علیؑ! وادی کے نشیب میں پانی کے بہاؤ سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ تمہارے شیعوں تک فقر پہنچتا ہے۔''

رزق میں تنگی اور پریشانیاں حاصل مومن کے لیے رحمت ہیں۔

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ:

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ:

''میں اپنی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس مومن اور نیک شخص پر رحمت و انعام کی بارش کرنا چاہتا ہوں تو دنیاوی زندگی میں اس کے گناہوں کا بدلہ دے دیتا ہوں۔ کبھی اس کی روزی میں تنگی ہوتی ہے۔ کبھی جسمانی آزمائش یا قلبی اور ذہنی پریشانیاں لاحق ہو جاتی ہیں۔''

سختیوں کی مدت کم ہے۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

''حق پرست لوگ ہمیشہ سے سختیوں میں ہیں لیکن اُن سختیوں کی مدت مختصر اور اُس کے بعد عافیت و اطمینان کی مدت طویل ہوگی۔''

ایک اور مقام پر حضرت فرماتے ہیں:

''خدا اپنے بندے سے جو سلوک کرے وہ اچھا ہی ہوتا ہے خواہ بندہ اُسے پسند کرے یا نہ کرے۔ راضی برضا رہنا ہی فرمانبرداری کی بنیاد ہے۔''

امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

''مومن چالیس دن تک ایک حالت میں رہ سکتا ہی نہیں۔ خدا ضرور اُس کی نگہداشت فرمائے گا۔ یا جسم کو تکلیف ہوگی یا مال جاتا رہے گا یا کوئی ایسا صدمہ ہوگا کہ جس کا اجر دیا جاسکے۔''

خدا کو آپ کا پکارنا بہت پسند ہے

راوی نے امام جعفر صادق کی خدمت میں عرض کی:

''کیا مومن کے گناہوں کے سبب اُس پر مصائب نازل ہوتے ہیں؟''

تو فرمایا!

''نہیں، خدا مومن کی آہیں، اُس کی فریادیں اور دعائیں سننا چاہتا ہے تاکہ نیکیوں میں اضافہ اور گناہوں میں کمی کرے اور قیامت کے لئے ذخیرہ ہو۔''

دنیا میں روزی کی کمی آخرت کی ترقی کا باعث ہے

خداوند عالم فرماتا ہے کہ:

''نہیں میرے بندے نہیں! میں اپنی عزت وجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کسی دنیاوی پرخاش کی وجہ سے تجھے فقر نہیں دیا بلکہ مقصد یہ تھا کہ اپنی عطا و بخشش کو زیادہ کردوں۔

اب دیکھ! میں نے اس دنیا کے بدلے تجھے کیا دیا ہے۔"

اُس کے بعد ثواب وعطا سے پردے ہٹ جائیں گے اور اس ثواب وعطا کو مومن دیکھے گا۔

پھر وہ عرض کرے گا کہ۔

"اس معاوضہ کے بعد پروردگار! میرا کوئی نقصان نہیں ہوا۔"

دولت و صحت آزمائش ہیں۔

پیغمبرِ اسلام سے روایت ہے کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ:

"میرے مومن بندوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دینی معاملات، دولت مندی وخوشحالی وصحت جسمانی کے بغیر ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ میں اُن لوگوں کو دولت، خوشحالی اور صحت عطا کر کے آزماتا ہوں اور وہ اپنے دینی معاملات ٹھیک کر لیتے ہیں۔ اور کچھ لوگ فقر وفاقہ اور بیماری کے بغیر دینی معاملات ٹھیک نہیں کر سکتے۔ اُن کو اس آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جس کے بعد وہ اپنے دینی معاملات ٹھیک کر لیتے ہیں۔"

امام صادق فرماتے ہیں کہ:

"خدا کے حضور بندۂ مومن کا ایک مرتبہ ایسا بھی ہے جہاں وہ

صرف ایک ہی صورت میں پہنچ سکتا ہے یا جسم کی آزمائش ہو
گی یا مالی نقصان ہوگا۔"

کبھی مال کی زیادتی یا کمی نقصان کا باعث ہوتی ہے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جبرئیل، رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے۔۔۔

"کچھ مومن ایسے بھی ہیں جو بہت تنگدست ہیں، اگر انہیں مالداری کی طرف موڑ دوں تو خود اُن کے لئے نقصان کا باعث ہے، کچھ ایسے مومن ہیں جو دولت مند ہیں اگر انہیں غریب کردوں تو اُن کے ایمان کے لئے نقصان کی بات ہو گی۔ میرا بندہ مومن جب مجھ سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی درخواست کرتا ہے اور میں اُسے پورا نہیں کرتا تو جو بہتر ہوتا ہے وہ اُسے دے دیتا ہوں۔"

نسخہ نجات۔

ایک شخص حضرت رسولؐ پاک کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کوئی ایسا عمل بتایئے جس سے اللہ مجھے دوست رکھے۔ مخلوقِ خدا مجھ سے محبت کرے، اللہ میرے مال میں برکت فرمائے میرا جسم تندرست رہے، میری عمر طولانی ہو اور مجھے آپؐ کے ساتھ محشور کیا جائے۔

رسول اللہ نے فرمایا:

یہ چھ صفات وہ ہیں جنہیں اور چھ صفات کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) ...... اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں دوست رکھے تو تم خوفِ خدا اور تقویٰ اختیار کرو۔

(۲) ...... اگر تم چاہتے ہو کہ مخلوق خدا تم سے محبت کرے تو تم لوگوں کے ساتھ نیکی کرو اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہے ان کے پاس رہنے دو (اس کے حصول کی خواہش نہ کرو)

(۳) ...... اگر تم چاہتے ہو کہ جسمانی طور پر تندرست رہو تو صدقہ دیا کرو۔

(۴) ...... اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے مال میں برکت ہو تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

(۵) ...... اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری عمر لمبی ہو تو صلۂ رحمی پر کاربند رہو۔

(۶) ...... اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں میرے ساتھ محشور کیا جائے تو خداوندِ عالم واحد و قہار کے حضور طولانی سجدے کیا کرو۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا خدا کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو ہر رات اتر کر یہ آواز دیتا ہے۔

...... اے بیس سال والو! جدوجہد کرو۔

...... اے تیس سال والو! زندگانی تمہیں دھوکا نہ دے۔

...... اے چالیس سال والو! تم نے اپنے پروردگار کی ملاقات کے لئے کیا تیاری کی۔

...... اے پچاس سال والو! تمہارے پاس ڈرانے والا آ چکا۔

...... اے ساٹھ سال والو! یا ایسی کھیتی ہے جس کے کاٹنے کا وقت آ گیا۔

...... اے ستر سال والو! تمہیں پکارا گیا ہے پس تم لبیک کہو۔

...... اے اسی سال والو! تمہارے پاس قیامت آ گئی اور تم غافل پڑے ہو (اس کے بعد وہ منادی آتا ہے) اگر رکوع کرنے والے بندے، خضوع و خشوع کرنے والے لوگ، دودھ پیتے بچے اور چرنے والے حیوانات نہ ہوتے تو تم پر ایک سخت عذاب نازل کیا جاتا۔

کتاب	مصنف
(۱) کتاب المومن	حسن ابن سعید اھوازی
(۲) شاہراہ زندگی پر کامیابی کا سفر	محمد بشیر جمعہ
(۳) آداب تلاوت قرآن	ابوالفضل علامی
(۴) گناہان کبیرہ	آیت اللہ ہاشم رسول محلاتی
(۵) تسبیح جناب فاطمہؑ کی فضیلتیں	علی رضا رجالی تہرانی
(۶) فروغ کافی	محمد ابن یعقوب کلینیؒ
(۷) ھدیۃ الشیعہ	آیت اللہ مشکینی اردبیلی
(۸) میزان الحکمۃ	آیت اللہ ری شہری
(۹) نماز جمعہ وحج	شیخ محمد علی تسخیری، شیخ محمود قانصوہ
(۱۰) امر بالمعروف ونہی عن المنکر	آیت اللہ دستغیب شیرازیؒ
(۱۱) آداب زندگی	علامہ مجلسیؒ
(۱۲) رسالۃ المسجد	سید علی شرف الدین موسوی
(۱۳) مسئلہ خمس	علامہ سید ابن حسن نجفی
(۱۴) گانے اور موسیقی کی ممانعت	علامہ سید رضی جعفر نقوی
(۱۵) تنبیہ الغافلین	ابواللیث سمرقندی

(۱۶) گناہان کبیرہ	آیت اللہ دستغیب شیرازیؒ
(۱۷) استعاذہ	آیت اللہ دستغیب شیرازیؒ
(۱۸) آداب المتعلمین	شیخ نصیر الدین طوسیؒ
(۱۹) چہل حدیث	امام خمینیؒ
(۲۰) آداب معاشرت	گروہ نگارش
(۲۱) لقاء اللہ	آیت اللہ جواد ملکی تبریزی
(۲۲) لیکچرز و دروس	مولانا مرزا محمد صادق حسن صاحب
(۲۳) جوان اور شریک حیات کا انتخاب	حجۃ الاسلام علی اکبر مظاہری

رزق اور عمر میں اضافے کے پچاس اسباب

	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
نسخہ نمبر۱: والدین سے نیکی اور اچھا سلوک کرنا							
نسخہ نمبر۲: حج اور عمرہ کی ادائیگی							
نسخہ نمبر۳: صلۂ رحمی کرنا							
نسخہ نمبر۴: ہر وقت باوضو رہنا							
نسخہ نمبر۵: گناہوں کو ترک کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا							
نسخہ نمبر۶: صدقہ دینا							
نسخہ نمبر۷: تسبیح جناب فاطمہ زہراؑ پڑھنا							
نسخہ نمبر۸: پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنا							
نسخہ نمبر۹: کثرت سے تکبیر (اللہ اکبر) کہنا							
نسخہ نمبر۱۰: خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا							
نسخہ نمبر۱۱: کثرت سے تلاوت قرآن کرنا							
نسخہ نمبر۱۲: مسلسل توبہ کرتے رہنا							
نسخہ نمبر۱۳: شائستہ گفتگو کرنا							
نسخہ نمبر۱۴: گھر اور گھر کے برتنوں کو صاف رکھنا							
نسخہ نمبر۱۵: سلام کو عام کرنا							
نسخہ نمبر۱۶: سورۂ قل ھو اللہ پڑھتے ہوئے گھر میں داخل ہونا							
نسخہ نمبر۱۷: خمس دینا							
نسخہ نمبر۱۸: کھانے سے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح دھونا							
نسخہ نمبر۱۹: دیگر مومنین کے رزق میں اضافہ کیلئے دعا مانگنا							

	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
نسخہ نمبر۲۰: دسترخوان کا جھڑن کھانا							
نسخہ نمبر۲۱: سر و داڑھی میں کنگھا کرنا							
نسخہ نمبر۲۲: غروب آفتاب سے پہلے روشنی کر دینا							
نسخہ نمبر۲۳: مسلسل نیکیاں کرنا							
نسخہ نمبر۲۴: نماز مغرب کے وقت پر پڑھنا							
نسخہ نمبر۲۵: قرض کم لینا							
نسخہ نمبر۲۶: گرم پانی سے نہانا							
نسخہ نمبر۲۷: صبح سویرے سیب کھانا							
نسخہ نمبر۲۸: زیارت امام حسینؑ پڑھنا							
نسخہ نمبر۲۹: ظاہر و باطن میں خوف خدا رکھنا							
نسخہ نمبر۳۰: محمدؐ و آل محمدؐ پر کثرت سے درود بھیجنا							
نسخہ نمبر۳۱: نماز باجماعت کی پابندی کرنا							
نسخہ نمبر۳۲: گھر والوں سے اچھا سلوک کرنا							
نسخہ نمبر۳۳: لوگوں سے اخلاق سے پیش آنا							
نسخہ نمبر۳۴: پیاز و لہسن کو کھانا							
نسخہ نمبر۳۵: مومنین کا کھانا مل کر کھانا							
نسخہ نمبر۳۶: دانتوں میں خلال کرنا							
نسخہ نمبر۳۷: ناخن تراشنا							
نسخہ نمبر۳۸: سحر خیزی اور علی الصبح اٹھنا							
نسخہ نمبر۳۹: حسن تدبیر (تنگی یا تنگ سے کام لینا)							
نسخہ نمبر۴۰: نماز شب پابندی سے پڑھنا							

	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
نسخہ نمبر ۴۱: تبلیغ علوم دینیہ کے لئے کام کرنا							
نسخہ نمبر ۴۲: خدا پر توکل کرنا							
نسخہ نمبر ۴۳: شادی اور خدائی وعدے پر بھروسہ کرنا							
نسخہ نمبر ۴۴: عبادت پروردگار انجام دینا							
نسخہ نمبر ۴۵: آخرت کو اپنا نصب العین قرار دینا							
نسخہ نمبر ۴۶: تجارت کرنا							
نسخہ نمبر ۴۷: علم دین حاصل کرنا							
نسخہ نمبر ۴۸: تعقیبات نماز کو پابندی سے انجام دینا							
نسخہ نمبر ۴۹: زیادہ سے زیادہ دعا کرنا							
نسخہ نمبر ۵۰: ہر روز زیارت عاشورہ پڑھنا							

رِزق اور عُمر میں کمی کے پچاس اسباب

	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
سبب نمبر ۱: رشتہ داروں سے بدسلوکی							
سبب نمبر ۲: والدین کی نافرمانی							
سبب نمبر ۳: اچھے کاموں کو ترک کرنا							
سبب نمبر ۴: قطع رحمی							
سبب نمبر ۵: غصہ کرنا							
سبب نمبر ۶: ظلم کرنا							
سبب نمبر ۷: فضول خرچی							
سبب نمبر ۸: صبح کے وقت سوتے رہنا							

	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
عیب نمبر۹: گھر میں تلاوت قرآن کا نہ ہونا							
عیب نمبر۱۰: سستی و کاہلی سے کام لینا							
عیب نمبر۱۱: امانت میں خیانت کرنا							
عیب نمبر۱۲: گناہ پر گناہ کرتے چلے جانا							
عیب نمبر۱۳: توبہ میں ٹال مٹول اور آج کل کرنا							
عیب نمبر۱۴: نماز واجب کو ترک کرنا							
عیب نمبر۱۵: شراب پینا							
عیب نمبر۱۶: زنا کرنا							
عیب نمبر۱۷: سختی اور ترشی سے کام لینا							
عیب نمبر۱۸: لالچ سے کام لینا							
عیب نمبر۱۹: مسجد سے جلد نکلنا							
عیب نمبر۲۰: والدین کو ان کے نام سے پکارنا							
عیب نمبر۲۱: والدین کے لئے (معاذ اللہ) بددعا کرنا							
عیب نمبر۲۲: والدین کے حق میں دعا نہ کرنا							
عیب نمبر۲۳: جنابت و احتلام کی حالت میں باتیں کرنا							
عیب نمبر۲۴: حالت جنابت میں کھانا کھانا							
عیب نمبر۲۵: کثرت سے سونا							
عیب نمبر۲۶: برہنہ سونا							
عیب نمبر۲۷: دسترخوان پر کھانے کے ریزے اور ٹکڑوں کا احترام نہ کرنا							
عیب نمبر۲۸: پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا							
عیب نمبر۲۹: ہر قسم کی لکڑی سے خلال کرنا							

	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
سبب نمبر ۳۰: رات کو جھاڑو دینا							
سبب نمبر ۳۱: مکڑی کے جالے گھر سے صاف نہ کرنا							
سبب نمبر ۳۲: برتن دھوئے بغیر چھوڑ دینا							
سبب نمبر ۳۳: بدن پر کپڑے سے پونچھنا							
سبب نمبر ۳۴: بدن کے کپڑے سے منہ خشک کرنا							
سبب نمبر ۳۵: ٹوٹے ہوئے کنگھے سے کنگھا کرنا							
سبب نمبر ۳۶: بازار میں دیر تک ٹھہرنا							
سبب نمبر ۳۷: بیہودہ فضول گفتگو اور فحش مذاق کرنا							
سبب نمبر ۳۸: کنجوسی کرنا							
سبب نمبر ۳۹: ہرے بھرے درختوں کو بلا ضرورت کاٹنا							
سبب نمبر ۴۰: لوگوں کو اپنی زبان یا عمل سے اذیت پہنچانا							
سبب نمبر ۴۱: نامحرموں کو بری نگاہ سے دیکھنا							
سبب نمبر ۴۲: گناہ مسلسل کرنا							
سبب نمبر ۴۳: بلا ضرورت قرض لینا							
سبب نمبر ۴۴: جھوٹی قسمیں کھانا							
سبب نمبر ۴۵: جھوٹ بولنا							
سبب نمبر ۴۶: ہمسایوں سے بد سلوکی کرنا							
سبب نمبر ۴۷: کھڑے ہو کر شلوار پہننا							
سبب نمبر ۴۸: بے تدبیری اور Misplanning سے کام لینا							
سبب نمبر ۴۹: کفران نعمت کرنا							
سبب نمبر ۵۰: چوری کرنا							